امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۶ء

۱۱؍ جولائی ۱۹۹۶ء بروز جمعرات، بمقام ہوٹل ہالیڈے اِن، (شیش محل ہال) اسلام آباد۔

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان

مجلسِ عاملہ
بانی • سید محمد ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ
سرپرست
• علامہ شمس بریلوی ستارۂ امتیاز • پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد • علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
صدر • سید وجاہت رسول قادری
نائب صدور
حاجی شفیع محمد قادری
پروفیسر ڈاکٹر عبدالباری صدیقی
جنرل سیکریٹری
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
جوائنٹ سیکریٹری
السید زاہد سراج القادری
فنانس سیکریٹری
منظور حسین جیلانی
سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات
حاجی عبداللطیف قادری
اراکین
سید ریاست رسول قادری
محمد حنیف رضوی
سید اویس علی قادری
ناظم اعلیٰ اسلام آباد شاخ
کے۔ ایم۔ زاہد
ناظم اسلام آباد شاخ
محمد افسر خان القادری
آفس سیکریٹری
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
نائب آفس سیکریٹری
سید خالد سراج القادری
اِدارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان
مرکزی دفتر: ۲۵، دوسری منزل، جاپان مینشن، ریگل صدر کراچی۔ پوسٹ کوڈ ۷۴۴۰۰، پوسٹ بکس ۴۸۹ فون ۷۷۲۱۲۱۹/ ۷۷۲۵۱۵۰، ٹیلیگرام "المختار"
شاخ: ڈی۔۴/۴۴، اسٹریٹ ۳۸، سیکٹر ۱/۶۔ ایف، اسلام آباد۔ پوسٹ کوڈ ۴۴۰۰۰ پوسٹ بکس: ۲۹۱۰، ٹیلیفون: ۸۲۵۵۸۷

امام الکلام امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

بھینی سہانی صبح میں، ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی، ہوا یہ کدھر کی ہے[1]؟

ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے، یہ ارادت کدھر کی ہے؟

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے؟
"مجھ کو بھی لے چلو" یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں، یہ حسرت کدھر کی ہے؟

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے، غافل! ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے! یہ جا چشم و سر کی ہے!

واروں قدم قدم پہ، کہ ہر دم ہے جانِ نو
یہ راہِ جاں فزا، مرے مولے کے در کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں، سو بل، ہزار کج
یہ ساری گتھی، اک تری سیدھی نظر کی ہے

ایسی بندھی، نصیب کھلے، مشکلیں کھلیں
دونوں جہاں میں دھوم، تمہاری کمر کی ہے

جنت نہ دیں، نہ دیں، تری رویت ہو خیر سے
اس گل کے آگے، کس کو ہوس، برگ و بر کی ہے؟

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں!
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے، نہ حاجت "اگر" کی ہے

---

[1] ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں دوسری بار حاضری دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر یہ نذرانۂ محبت پیش کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت

امام احمد رضا فاضل بریلوی

از مداح الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رضوی بریلوی علیہ الرحمہ

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری ۔۔۔ رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری
علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری ۔۔۔ باغ دیں کے گلستاں احمد رضا خاں قادری
تیرا علم و فضل شان و شوکت و جاہ و حشم ۔۔۔ شش جہت پہ ہے عیاں احمد رضا خاں قادری
ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں ۔۔۔ اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
صدقۂ شاہ عرب یونہی تو نام ہو بلند ۔۔۔ تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری
فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما ۔۔۔ تجھ پہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری
حق اسے کہتے ہیں دیکھو رد نہ کوئی کر سکا ۔۔۔ تیرا فتوائے اذاں احمد رضا خاں قادری
تھے وصی احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ ۔۔۔ آپ کے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری
خاندان پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ ۔۔۔ کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری
شاہ بیلی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں ۔۔۔ تھے تمہارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
رامپوری صابری چشتی میاں ناصر ولی ۔۔۔ جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری
حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کے لئے ۔۔۔ عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری
محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں ۔۔۔ اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری
یاد رکھیں گے قیامت تک غلامان رسول ۔۔۔ تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری
اے مرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا ۔۔۔ صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری
صدقۂ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام ۔۔۔ مصطفےٰ حامد میاں احمد رضا خاں قادری

دے مبارکباد ان کو قادری رضوی جمیل
جن کے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

ماحلقہ بگوش سخن عشق و جنونیم

جذبہ عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کمال اعجاز مسیحائی ہے۔ جس سے دل و نگاہ کو روشنی' مردہ دلوں کو حیات جاودانی' گم کردگان راہ کو شارع راستی کی رہنمائی ملتی ہے۔ آج ہم جس عظیم' نابغہ عصر ہستی' امام ہمام امام احمد رضا محدث بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز کا یوم وصال منا رہے ہیں' وہ اسی جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امین اور مبلغ اور فنا فی الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منصب اعلیٰ پر فائز تھے۔

محبت الٰہی اور عشق رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی فکر و مزاج پر کس قدر غلبہ تھا اس کا اندازہ ان کے اس قول سے ہوسکتا ہے "اگر میرے دل کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو انشاء اللہ ایک پر لکھا ہوگا **لا الہ الا اللہ** اور دوسرے پر **محمد رسول اللہ**"

اس کی تصدیق ان کے قلم کی نکلی ہوئی ہر تحریر' منظوم ہو یا منثور' سے ہوتی ہے۔ ان کے قلم کی نوک سے جب بھی کوئی تحریر یا زبان سے کوئی لفظ نکلتا ہے تو اس کا مقصد یا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت و ثنا ہوتی ہے یا پھر اللہ عزوجل یا نبی محترم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت اور عصمت و عظمت کی حفاظت و دفاع ہوتا ہے اور اس طرح سے وہ شاعر دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانشینی کا حق ادا کرتے نظر آتے ہیں۔

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان نے پاک و ہند کی سرزمین پر ہنود و نصاریٰ' دیوبندی وہابی شاتمان رسول اور کذاب قادیان کی گستاخیوں اور دریدہ دہنیوں کا جواب دے کر اور سید عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رب تعالیٰ کی عزت و عظمت کا دفاع کرکے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج چار دانگ عالم میں امام احمد رضا کے علم و فضل کا شہرہ ہے' گلی گلی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ان کی نعت گوئی اور مدحت سرائی کا چرچا ہے اور ہر کوچہ و بازار میں بارگاہ رسالت ماب میں ان کے مشہور زمانہ سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کے مترنم نغمات گونج رہے ہیں۔ **رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ** بقول پروفیسر ڈاکٹر نسیم قریشی استاذ شعبہ اردو' مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کہ "کتنی عظیم سعادت آئی ہے حضرت رضا کے حصے میں کہ وہ مقبولین بارگاہ الٰہی اور نظر کردگان رسالت پناہی کے اس

محبوب زمرے میں ایک مقام خاص رکھتے ہیں۔ ایسا بلند مقام کہ انہیں **"حسان الهند"** کے مبارک لقب سے یاد کئے بغیر ان کے بے پناہ جذبہ عشق رسول اور ان کی وجد آفریں نعت گوئی کے ساتھ انصاف ہو ہی نہیں سکتا۔" مشہور اسکالر اور دانشور جناب کوثر نیازی فرماتے ہیں کہ "وہ فنا فی الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے اس لئے ان کی غیرت عشق احتمال کے درجے میں بھی توہین رسول کا کوئی خفی سے خفی پہلو بھی برداشت کرنے کو تیار نہ تھی۔"

دیکھا جائے تو امام احمد رضا کی تعلیمات، ان کی فکر اور مشن کا نچوڑ یہی اصول ہے ۔

ساقی بیا کہ عشق ندامی کند بلند
آنکس کہ گوید قصہ ما، ہم زما شنید

حقیقت یہ ہے کہ اگر مسلمانان عالم خصوصاً مسلمانان برصغیر پاک و ہند اس پر عمل پیرا رہتے اور آج بھی اگر اس اصول کو سختی سے اپنالیں تو ہم پر ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے جو بلائیں اور آفتیں نازل ہوئیں اور ہورہی ہیں، جو فتنہ و فساد پیدا ہورہے ہیں۔ پوری قوم جس انتشار و افتراق کا شکار ہے اور عالم اسلام اپنی کمزوری اور ناتوانی و ناچاقی کی وجہ سے اغیار میں جس طرح گرفتار اور ذلیل و خوار ہے، اس سے رستگاری حاصل ہوسکتی ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام ایک قوم اور ایک قوت بن کر تمام طاغوتی قوتوں کو زیر کرکے ایک بار پھر سارے عالم کے حکمران بن سکتے ہیں۔

امام احمد رضا کو اسی عشق رسول نے وہ دیدہ وری عطا کی تھی کہ وہ ماضی سے رشتہ استوار کرکے مستقبل کی پیش بینی کرتے تھے، ان کو **قاسم نعم، نبی اکرم، معدن الجود والکرم والعلم والحلم والحکم صلی اللہ علیہ وسلم** نے اپنے دست کرم سے علم و حکمت کے گہہائے گرانمایہ عطا کئے تھے، جس کے نتیجہ میں وہ اپنے زمانے کے ستر سے زیادہ قدیم و جدید علوم و فنون پر حاوی تھے، عشق و علم کے اس امتزاج نے ان کی شخصیت کو ایک ایسا عطر مجموعہ بنادیا جس کی خوشبو سے ہر شخص اپنے اپنے حسن ذوق اور حسن مزاج کے مطابق اپنی مشام جاں کو معطر کرتا نظر آتا ہے۔

امام احمد رضا کے عشق رسول کی اسی خوشبو کو اہل محبت اور اہل نظر کی مشام جاں کو معطر کرنے، ان کی دیدہ وری کو عام کرنے اور دربار نبوت سے ان کو عطا کردہ علم و حکمت کے جواہرپاروں کو اس کے قدر دانوں اور وارثوں تک پہنچانے کا اہتمام کرنے کیلئے اداہ تحقیقات امام احمد رضا کا قیام آج سے ۱۵ سال قبل ۱۹۸۰ء میں لایا گیا۔ اس کے قیام کا سہرا امام احمد رضا کے ایک عاشق صادق سید ریاست علی قادری رحمہ اللہ کے سر ہے جو اس کے پہلے اور تاحیات صدر بھی تھے اور اس کی اولین سرپرستی کا اعزاز جن محترم شخصیات کو حاصل ہے۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :

۱۔ مسعود ملت پروفیسرڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی
۲۔ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ تقدس علی خان رحمتہ اللہ علیہ
۳۔ ادیب شہر علامہ شمس الحسن شمس بریلوی مدظلہ العالی
۴۔ محترم حمیداللہ قادری حشمتی علیہ الرحمہ والد ماجد پروفیسرڈاکٹر مجیداللہ قادری صاحب۔

۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۶ء تک ادارہ کا دفتر اس کے بانی و صدر سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ کی قیام گاہ پر رہا۔ ۱۹۸۶ء میں ادارہ کے دائرہ کار ملک گیر پیمانے پر وسیع ہوا تو ضرورت محسوس کی گئی کہ اس کی کارکردگی میں نظم و ضبط اور باقاعدگی کے اہتمام کے لئے اس کو ایک علمی ادارہ کی حیثیت سے رجسٹرڈ کرایا جائے اور اس کی مجلس عاملہ میں مزید مخلص اور فعال کارکنان کو شامل کیا جائے اور مزید یہ کہ اس کا باقاعدہ اپنا ایک دفتر اور لائبریری ہو، چنانچہ جون ۱۹۸۶ء کو انجمن سازی ایکٹ مجریہ ۱۸۶۰ء کے تحت اس کا رجسٹریشن ہوا۔

آج بحمدللہ تعالیٰ یہ ادارہ اپنی تمام ترکاوشوں کے ساتھ فکر

رضا کی تعلیمات کو فروغ دینے میں مصروف عمل ہے۔ ہر سال "معارف رضا" مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس کے علاوہ اردو، انگریزی، عربی میں کتابیں شائع کررہا ہے اس سال بھی مندرجہ ذیل کتابیں ادارہ ھذا شائع کررہا ہے۔

- معارف رضا شمارہ ۱۶، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء
- مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۶ء
- مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس اسلام آباد ۱۹۹۶ء
- الجلی الحسن فی حرمتہ ولدا فی اللبن (۱۳۳۰ھ) امام احمد رضا
- حاشیہ جامع الافکار
- تاج توقیت (۱۳۲۰ھ)
- البرھان القویم علی العرض والتقویم
- رویت ھلال
- شاہ احمد رضا خاں بریچ افغانی، محمد اکبر اعوان

ان کے علاوہ اس سال کے آخر تک ادارہ ھذا ۳ ضخیم کتب اور شائع کررہا ہے ان میں سے ایک پانچ ہزار اشعار پر مشتمل مثنوی کی بحر میں حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی سرپرست ادارہ ھذا کی بے مثال کاوش ہے جس میں آپ نے امام احمد رضا کی علمی اور قلمی خدمات کا منظوم احاطہ کیا ہے۔ دوسری اہم کتاب ادارہ ھذا کے معتمد ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کا Ph.D کا مقالہ بعنوان "کنزالایمان اور دیگر معروف اردو قرآنی تراجم" ہے جو انشاء اللہ اس سال شائع ہورہا ہے اس کے علاوہ امام احمد رضا کے مخطوطات میں کئی رسائل جدا جدا اہم سال بھر شائع کرتے رہیں گے۔ تیسری کتاب آئینہ رضویات کی تیسری جلد ہے جس کو لاہور سے تعلق رکھنے والے جناب عبدالستار طاہر مغلھوی نے ترتیب دیا ہے جب کہ ڈاکٹر مجید اللہ قادری کا مقالہ "امام احمد رضا اور علمائے ریاست بہاولپور" الگ کتابی صورت میں بھی شائع کیا جارہا

ادارہ ھذا اپنی روایات کے مطابق امام احمد رضا پر Ph.D کرنے والوں کو گولڈ میڈل ایوارڈ دینے کے سلسلے کو جاری کئے ہوئے ہیں۔ اس سال ادارے نے امام احمد رضا پر سب سے پہلے Ph.D کرنے والے اسکالر ڈاکٹر حسن رضا اعظمی صاحب کو "امام احمد رضا ریسرچ گولڈ میڈل ۱۹۹۶ء" دینے کا فیصلہ کیا ہے جنھوں نے ۱۹۸۰ء میں پٹنہ یونیورسٹی انڈیا سے "فقیہہ اسلام" کے عنوان پر Ph.D کی سند حاصل کی تھی اس گولڈ میڈل کے سلسلے میں ہم سے کراچی کے ایک نعتیہ ادارے "حضرت حسان نعت کونسل ٹرسٹ" نے تعاون کیا ہے۔

ادارہ اپنے تمام مخلصین، محبین، معاونین بالخصوص ان تمام اداروں کا جنھوں نے مجلّہ کے لئے اشتہارات دیئے شکر گزار ہے۔جن کی اعانت، دعاؤں اور محنتوں کے باعث کانفرنس کا انعقاد اور کتابوں کی اشاعت ممکن ہوئی۔

محترم قارئین ! ادارہ کا ایک ذیلی دفتر اسلام آباد میں بھی قائم ہے جس کے ناظم اعلیٰ محترم خالد محمد زاہد صاحب زید مجدہ، اور ناظم عزیزی خان افسر خاں قادری سلمہ ہیں۔ جن کی خدمات کا اعتراف اور اس کی تحسین نہ کرنا سخت ناسپاسی ہوگی۔ یہ دونوں حضرات ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے لئے بہترین اثاثہ ہیں۔ اسلام باد کی سطح کی تمام اشاعتی اور نشریاتی کام کے لئے وسائل مہیا کرنا کانفرنس کا انعقاد اور مقامی سطح پر کتب کی طباعت، یہ تمام خدمات یہ حضرات بطریق احسن انجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اور ہماری خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کو اور ہم سب کو سید عالم، رحمت للعلمین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل دونوں جہان کی برکتوں اور عزتوں سے مالا مال فرمائے۔

(آمین)

19
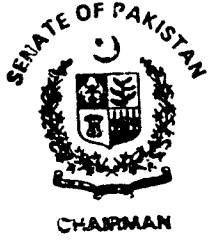
پیغام

مجھے یہ جان کر دلی مسرت ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا حسب روایت امسال بھی احمد رضا خان کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے جس میں دنیا بھر سے اہل علم و دانش شرکت کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا خان ایک ایسی نابغہ روزگار شخصیت ہیں جنہوں نے تقریباً ایک صدی قبل مسلمان برصغیر کے لئے خصوصاً اور پورے عالم اسلام کے لئے عموماً ایک فکری انقلاب برپا کیا۔ انہوں نے اپنی تصانیف، تالیفات اور تبلیغی عمل کے ذریعے شکست خوردہ اور مایوسی و ناامیدی کی شکار ملت اسلامیہ کو ایک ولولہ تازہ دیا اور حب سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان و ایقان کی بنیاد قرار دیتے ہوئے روحانیت کی نئی کیفیتوں سے ہمکنار کیا۔ اسلام کی آفاقیت، باہمی اتحاد و ہم آہنگی، خالق کائنات کی بندگی اور محبوب خالقِ ارض و سما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ان کی تعلیمات کا مرکزی نقطہ رہے۔ انہوں نے علمی اور فکری میدان میں دو قومی نظریے کو تقویت دی اور مسلمانان برصغیر کے لئے علیحدہ مملکت کے تصور کو [illegible]

میں سمجھتا ہوں کہ امام احمد رضا خان کی تعلیمات، ان کی شخصیت، ان کا کردار ہمارے لئے آج بھی مشعل راہ ہیں اور ان کی پیروی میں ہی ہمارے گوناں گوں مسائل کا حل مضمر ہے۔

وسیم سجاد

وسیم سجاد

No.M-4/96-312

Vice - Chancellor

University of Karachi,
Karachi.

May 8, 1996

MESSAGE

I knew with pleasure that as a regular feature Idara-e-Tahqeeqat-e-Imam Ahmed Raza is organizing a Conference under caption, ***"IMAM AHMED RAZA CONFERENCE - 1996"*** scheduled to be held at Holiday Inn, Crown Plaza, Karachi on Thursday the 27th June, 1996 to commemorate Imam Ahmed Raza Khan, Al-Afghani, Al-Hindi, the great Scholar, Saint, Faqih, Intellectual of 19th/20th Century and writer of over 1000 books on more than 70 subjects of Islamic Teachings and new and old sciences.

The scholars gathering on the occasion will revive his service and contributions which he made for strengthening the foundation of Islam in the subcontinent. I hope that the conference will be organized in a befitting manner.

I wish the organizers a success in their endeavours.

Abdul Wahab

(PROF. DR. ABDUL WAHAB)
Vice-Chancellor

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Off : (02233) 869
Fax : (02233) 300

SINDH AGRICULTURE UNIVERSITY TANDO JAM

پیغام

Dr. A. Q. Mughal
VICE CHANCELLOR

Date 5.5.96.

یہ کہنا تحصیل حاصل ہوگا کہ ہماری اجتماعی اور انفرادی کامیابی اور سعادت اس صورت میں ہی ممکن ہے کہ ہم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ اسکو عام کرنے کی حتی المقدور کوشش اور ساعی کریں۔ کیونکہ یہ ہی ایک ایسی ہستی ہے جس پر تمام مکاتب فکر متحد اور متفق ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہمارے بزرگان دین اور اکابرین امت نے اپنی پوری عمریں صرف کرڈالیں، امام احمد رضا خان صاحب مرحوم کو بھی اس حوالے سے ممتاز مقام حاصل ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان علمائے کرام اور بزرگان دین کی تعلیمات، افکار اور پیغام کو جو کہ ہمارے یہاں تحریری صورت میں موجود ہے۔ عام کریں کیونکہ ان نامور حضرات نے اپنی تصانیف اور خطبات میں داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ھدایات کو انتہائی محبت اور عقیدت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں نشر و اشاعت کے بہت سارے جدید ذرائع رائج ہیں جن میں سے کسی موضوع پر قومی سطح کی کانفرنس منعقد کرنا بھی ہے۔ مجھے یہ جان کر بے حد خوشی محسوس ہوئی ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا حسب سابق اس سال بھی "امام احمد رضا کانفرنس" منعقد کر رہا ہے جس میں ملکی اور غیر ملکی علمائے کرام اور اھل دانش کی شرکت متوقع ہے۔

مجھے امید ہے کہ کانفرنس میں شریک اھل علم حضرات "اتحاد بین المسلمین" کو اپنا موضوع بنائیں گے جس سے یقیناً معاشرے میں موجود اختلاف و انتشار کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

میں کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ تحقیقات کے منتظمین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ رب ذوالجلال ان کی کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

عبدالقادر مغل

(پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر مغل)
وائس چانسلر سندھ زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام
سندھ

جناب وجاہت رسول قادری صاحب
صدر
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی

فون: دفتر: ۲۱۳۹۳۸
گھر: ۸۵۱۳۳۷
فیکس: ۲۱۸۰۵۱
۲۱۶۷۶۱

افتخار عارف
ڈی۔ او۔ ۱/۷۷

صدر نشین

تاریخ: ۳- جون ۱۹۹۶ء

حضرت احمد رضا بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی تعلیمات کی ترویج و فروغ کے سلسلے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی خدمات قابل ذکر ہیں ۔ خداوند کریم توفیقات خیر میں اضافہ کرے اور شرف قبولیت عطا فرمائے ۔

بلاشبہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے مسلمانان عالم اور بالخصوص اسلامیان برصغیر میں ملی تشخص و حمیت کی تہذیب و تشکیل میں گراں قدر خدمات انجام دیں ۔ کتاب الہی اور عشق رسول ان کی زندگی کا مرکز و محور رہے اور انہوں نے ساری زندگی اس سرچشمۂ خیر و برکت کے فیضان کو ہر سطح تک پہنچانے میں گزار دی ۔ ان کی تحریروں پر نظر ڈالیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب الہی کے اسرار و رموز ، سیرت طیبہ کے منور گوشوں اور فکر اسلامی کے اعلی سرچشموں سے ان کا تعلق کیسا راسخ اور مستحکم ہے ۔ ان سے مسلکی اختلاف رکھنے والے بھی ان کے تبحر علمی اور استعداد فقہی کا اعتراف کرتے ہیں ۔ برصغیر میں جداگانہ مسلم قومی شناخت کے سلسلے میں جس سطح کا کام انہوں نے کیا وہ ہمارے علمی دینی حلقوں میں بہت کم لوگوں کے حصے میں آیا ۔ ان کے حلقۂ اثر و نفوذ پر نظر ڈالیے تو اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدوقامت کی شخصیت تھے ۔ تاریخ کے طالب علم کی حیثیت سے ان کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ وہ برصغیر کے ان عظیم المرتبت علما میں تھے جنھوں نے اخلاص و عمل کے امتزاج سے ایک ایسے جادۂ خیر کی رہنمائی کی جس نے بہت کم عرصے میں بہت اہم خدمات انجام دیں ۔

اللّٰہ تعالٰی ان کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان سے استفادے کی توفیق عطا فرمائے ۔

(افتخار عارف)

مقتدرہ قومی زبان ○ ا یچ ۳ ، سلیمان پلازہ ، ستارہ مارکیٹ ۔ جی ۷ مرکز ○ اسلام آباد

NATIONAL COMMISSION ON HISTORY AND CULTURE
PAKISTAN ACADEMY OF LETTERS

FAKHAR ZAMAN
Chairman

H-8/1, ISLAMABAD
Tel : 250678, 254638
Fax : 251198, ISLAMABAD,
PAKISTAN.

Dated :

پیغام

میرے لیے یہ اطلاع باعث صد مسرت ہے کہ انیسویں صدی کی نابغۂ روزگار علمی و دینی شخصیت امام احمد رضا کے ملی اور علمی کارناموں کے اعتراف کے لیے ادارہ تحقیقات احمد رضا ایک بار پھر اسلام آباد میں ایک کانفرنس منعقد کر رہا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی کے علمی و ادبی ورثے کی ترویج و اشاعت سے ملت مسلمہ میں اتحاد و یگانگت میں اضافہ ہوگا۔ تحریک پاکستان کے دوران بھی ان کے افکار نے آزادی کے حصول کے لیے برصغیر ہند و پاک کے مسلمانوں میں نئی روح پھونک دی تھی اور وہ ایک اعلی اور ارفع مقصد کے لیے متحد و منظم ہو گئے تھے۔

ان کی نعتیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے ان کی والہانہ عقیدت کی آئینہ دار ہیں۔

ستر سے زائد موضوعات میں ایک سو سے زائد کتب ان کے علم و دانش کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کے بارے میں کانفرنس کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے اور میں ادارۂ تحقیقات احمد رضا کو اس کانفرنس کا اہتمام کرنے پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔

فخر زماں

(فخر زمان)

Prof. Dr. J. M. S Baljon
Leiden University
Rijks (Holland)

Some comments on the Fatwas of Ahmed Rida Khan collected in 11 volume entitled al- Ataya l-Nabawiyya.

When studing Ahmed Rida Khan's fatwas I am deeply impressed by his enormous erudition. He knows his subjects and understands like a good educationist his public very well. Striking and clever, for instance, in the way he challenges the conception of God as is cherished by philosopher, Hindus, Zoroastrians, Jews, Christains and Necharis (vol.I, pp 738 ff.)

The main principle he has in mind is to promote the common good (mas-laha) (vol. I, p. 333). So it permits a *faqih* to suggests reforms on account of an emergency, changed customs, certain new commercial usages, or considerations of expediency. It gives scope even to deviate from a statement of a former head of a *madhhab,* realising that if the latter would have lived in our times, he would have done the same (vol. I, p. 385)

Equally rational sounds to my ears the remark: It is absurd and crazy to suppose that *'urf* and convention are founded upon the consensus of all Muslims in the world. The *'ulama'* themselves restrict themselves to 'this is an *'urf* of our country' or 'it is actually a convention of this region'. They never mean by saying this that a habit has upheld form the time of the Prophet till the present, neither that it is something observed by the majority of Muslims on God's earth, not even in our days with all newly invented and marvellous means of communication (vol. XI, pp. 24 ff.).

Most sensible is the rebuttal of the idea stupid Muslims have borrowed form the Hindus that one should have no social intercourse with washermen because of presumed uncleanness of their trade (vol. X, p.224).

Another proof of Ahmed Rida Khan's sense of reality is his statement that today (i.e. in 1919) one cannot rightfully refer to Sura al-Nisa verse 65 ("But no, by thy lord, they can have no (real) faith, till they make thee the judge") in order to insist that at least a Muslim court should settle disputes. For since centuries not only in India but in the whole world *kafirs* are involved in legal cases. Hence it is allowed to seek redress by means of a non-Muslim court of law (vol. VI p. 71)

Indeed charming is the exthortation: If a son has to divide up 100 rupees, he ougth to allot 25 rupees to his father and 75 to his mother, for the latter has a prior claim to the children (vol. X, p.59).

As a Christian with pleasure I subscribe to the observation : Even if it regards a defect that blocks the exercise of her profession (e.g. having the meatus of her vagina closed up), a physician is allowed to administer meditcal aid to a dancing girl. Cf. Ibn Maja, *Adab* 8: "There is a reward for service to any living being", (vol. x, p. 59).

yours faithfully

J. M. S. Baljon

(J.M.S. Baljon)

D.O. No.

OFFICE OF THE
INSPECTOR GENERAL OF POLICE
SINDH, KARACHI.

Dated the ______________________ 199

پیغام

مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اپنی سابقہ روایات کے مطابق اس سال بھی امام احمد رضا کانفرنس منعقد کر رہا ہے جس میں ملک اور بیرون ملک سے ممتاز دانشور، اسکالرز، محقق اور ادیب حضرات شرکت کریں گے۔

۱۴ ویں صدی ہجری میں برصغیر پاک و ہند میں حضرت امام احمد رضا کی صورت میں ایک ایسی شخصیت نے جنم لیا جس نے نہ صرف عقیدۂ اسلامی کی خدمت کے ذریعہ مسلمانوں کے دینی شعور کو پختہ کیا بلکہ اپنی تحریروں کے ذریعہ مسلمانان ہند کے سینوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی تڑپ پیدا کی جو ملت کے تشخص کے تحفظ میں کام آئی

امام احمد رضا نے مسلمانوں کی علمی نظریاتی اور سیاسی حالت سنوارنے کیلئے عمر بھر کام کیا اور ایسے وقت میں برصغیر کے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی جبکہ وہ غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے انہوں نے دو قومی نظریہ کی تبلیغ کی اور اپنے علم اور قلم کو مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کیلئے استعمال کیا ان کی بلند پایہ کتب آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں

آپ اپنے دور کے ایک عظیم معلم، مفسر، مترجم، شاعر، متبحر عالم، حق گو، عارف باللہ اور حق نگر تھے اس لیے زبان و قلم سے حق واضح اور آشکار فرماتے رہے عربی فارسی اور دیگر زبانوں و علوم پر آپ کو قدرت حاصل تھی آپکی عظیم شخصیت روشنی کا ایک ایسا مینارہ ہے جس نے انتہائی تاریکی اور انتہائی مایوسی کے دور میں مسلمانان ہند کی رہنمائی اپنے علم و عمل کے ذریعہ فرمائی مجھے امید ہے کہ امام رضا کانفرنس میں انکی زندگی اور کارناموں کا تجزیہ اور تذکرہ مختلف پہلوؤں سے کیا جائے گا کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ تحقیقات امام رضا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اس کانفرنس کی برکات سے صوبہ سندھ اور خصوصاً کراچی شہر پھر سے امن کا گہوارہ بن جائے تاکہ پرامن اور محب وطن شہری سکون کا سانس لے سکیں۔ سندھ پولیس کے سربراہ کی حیثیت سے میرا یہ عزم ہے کہ صوبہ کو جرائم پیشہ افراد اور سماج دشمن عناصر سے پاک کیا جائے۔ چادر اور چار دیواری کا مکمل تحفظ ممکن ہو چوری ڈکیتی اغوا اور کار چھیننے جیسی وارداتوں کا سد باب ہو تاکہ ہر طرف امن و خوشحالی کا دور دورہ ہو۔ اس مقصد کیلئے میں اور میرے ساتھی دن رات اس جہاد میں میرے ساتھ مصروف عمل ہے۔

رب العزت اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں امت مسلمہ کی تمام خطاؤں کو معاف فرما کر اسے پھر سے عشق مصطفیٰ کا سچا اور پکا داعی بنا کر دین و دنیا میں سرخرو کرے (آمین)

آپکا مخلص

محمد سعید خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارباب علم و دانش کے لیے یہ اقدام انتہائی خوش آئند ہے کہ برصغیر کی عالی مرتبت روحانی و علمی شخصیت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کا یوم عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے اور اہل علم کو ان کے علمی و فکری کارناموں سے آگاہ کرنے کے لیے سیمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی ہمہ پہلو شخصیت اہل اسلام اور خاص طور پر مسلمانان برصغیر کے لیے کسی تعارف کی محتاج نہیں لیکن اس محترم ہستی کے تین معتبر حوالے ایسے ہیں جن کی بناء پر اہل اسلام ان کے علمی تبحر، سیاسی بصیرت اور اصابت فکر کے نہ صرف معترف ہیں بلکہ اس پر فخر کرتے ہیں۔

⊛بلاشبہ یہ اعلیٰ حضرت کا ایک عظیم کارنامہ ہے کہ انہوں نے اپنی معرکتہ الآرا تحریروں اور فتاویٰ میں امام ابو حنیفہؒ کی فقہی میراث کو زندہ رکھا۔ اگر اعلیٰ حضرت یہ کارنامہ سرانجام نہ دیتے تو برصغیر کے طول و عرض میں فقہ حنفی کی سنائی دی جانے والی گونج کب کی معدوم ہو چکی ہوتی۔

⊛عہد فرنگ میں مادیت کی طاقتور لہر اور مغرب زدگان کی کج فکری کے طوفان میں مسلمانوں کے دلوں کو عشق مصطفےٰ ﷺ سے آباد کرنے کی جاندار تحریک آپ جیسے جید عاشق رسول ﷺ کے ہاتھوں ہی سے ممکن ہوئی اور یہ تحریک برپا ہو کر رہی، آج اگر برصغیر پاک و ہند کی سانسوں میں حب رسول ﷺ کی خوشبو رچی ہوئی ہے تو یہ آپ کی اس نثر و نظم کا نتیجہ ہے جس کا محور و مرکز حضور ﷺ کی ذات گرامی تھی۔

⊛آپ نے اپنے زمانے کے مخصوص سیاسی حالات کے پس منظر میں بھی ایک تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ ہندوؤں کے ساتھ مل کر انگریزوں سے نجات حاصل کرنے کی مخصوص فکر کے برعکس آپ نے مشرکوں اور عیسائیوں دونوں سے نجات حاصل کرنے کی تھیوری پیش کی اور آنے والے حالات اور پھر قیام پاکستان نے اس سچائی پر مہر ثبت کر دی کہ فقیہ وقت اور عاشق رسول ﷺ امام احمد رضا خان نے جو سیاسی پالیسی اپنائی وہ درست تھی۔

آج وہ ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کے علمی و فکری کارنامے رہتی دنیا تک مثال کہکشاں ہماری رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے، ادارہ تحقیقات امام احمد رضاؒ کی کوششیں یقیناً خراج تحسین کی مستحق ہیں، اور انہیں بہرحال قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی
ناظم عمومی: تحریک احیائے امت لاہور

۲۶/۶/۱۹۹۶ء

مرکزی دفتر ● 49۔ کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ☏ 5410975 : 449435 فیکس 5410976

تعارف

ماہرِ رضویات

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ

ترتیب: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری (کراچی)

نام : محمد مسعود احمد

والد ماجد : مفتی اعظم شاہ محمد مظہراللہ نقشبندی مجددی
مجددی دہلوی (م ۱۴ شعبان ۱۳۸۶ھ/ ۲۸ نومبر ۱۹۶۶ء)
(شاہی امام و خطیب جامع مسجد فتحپوری دہلی
و شیخ طریقت سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ و
مفتی اعظم ہندوستان)

والدہ ماجدہ : سیدہ عاشہ بیگم بنت سید واحد علی شاہ

دادا : مفتی شاہ محمد سعید دہلوی (م ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء)

پردادا : مفتی شاہ محمد مسعود محدث دہلوی
(م ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء)

○

تاریخ پیدائش : ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۰ء دہلی انڈیا

مسلک و مشرب : سنی حنفی نقشبندی مجددی

شیخ طریقت : شاہ محمد مظہراللہ دہلوی

شیخ مجاز : (۱) مفتی محمد محمود شاہ الوری
ابن مفتی محمد رکن الدین شاہ الوری (م ۱۳۵۵ھ)
بسلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ
(۲) پیرزین العابدین شاہ گیلانی
بسلسلہ عالیہ قادریہ (نورائی شریف) سندھ

برادران : مفتی محمد مظفر احمد (م ۶ دسمبر ۱۹۷۱ء)
مفتی محمد مشرف احمد (م ۱۹۸۱ء)
مولانا حافظ محمد احمد (م ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۰ء)
مولانا محمد منور احمد (م ۱۹۴۵ء)
مولانا محمد منظور احمد (م ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۴۹ء)
ڈاکٹر مولوی محمد سعید احمد (م ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء)

○

تعلیم :

-- مدرسہ عالیہ جامع مسجد فتحپوری دہلی سے ۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۴ء میں درس نظامیہ کی تعلیم سے فارغ ہوئے۔ والد ماجد کے علاوہ کئی ممتاز علماء سے استفادہ کیا

-- اورینٹل کالج دہلی سے علوم شرقیہ کی سند ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۷ء میں حاصل کی۔

-- فاضل فارسی کی سند مشرقی پنجاب یونیورسٹی سے ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۸ء میں حاصل کی۔

-- بی۔ اے کی سند پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۶ء میں حاصل کی۔

— ایم۔اے (اردو) کی سندھ یونیورسٹی سے ۷۸ ۱۳ھ /۱۹۵۸ء میں سند حاصل کی اور ساتھ ہی گولڈ میڈل بھی حاصل کی۔

— پی۔ ایچ۔ ڈی کی اعلیٰ سند بھی سندھ یونیورسٹی سے ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں حاصل کی۔

آپ نے اپنا ڈاکٹریٹ کا مقالہ بعنوان "اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر پروفیسرایمریطس ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں کی نگرانی میں پیش کیا تھا۔

○

تدریسی خدمات :

— ایس، اے، ایل گورنمنٹ ڈگری، (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۶ء) کالج میرپور خاص (ضلع تھرپارکر سندھ) بحیثیت لیکچرار و صدر شعبہ اردو

— گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ بلوچستان، (۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۰ء) بحیثیت پروفیسر شعبہ اردو

— گورنمنٹ ڈگری کالج ٹنڈو محمد خاں، (۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۴ء) (ضلع حیدر آباد سندھ) بحیثیت پرنسپل و پروفیسر

— گورنمنٹ کالج کھپرو، (۱۹۷۴ء) (ضلع تھرپارکر سندھ) بحیثیت پرنسپل

— گورنمنٹ کالج مٹھی، (۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۸ء) (ضل تھرپارکر سندھ) بحیثیت پرنسپل

— گورنمنٹ سائنس کالج سکرنڈ، (۱۹۷۸ء تا ۱۹۸۰ء) (ضلع نواب شاہ سندھ) بحیثیت پرنسپل

— گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھ، (۱۹۸۰ء تا ۱۹۹۰ء) بحیثیت پرنسپل

— گورنمنٹ ڈگری کالج و پوسٹ، (۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۱) گریجویٹ سینٹر سکھر بحیثیت پرنسپل

— ایڈیشنل سیکریٹری، محکمہ تعلیم، (۱۹۹۱) حکومت سندھ

— گورنمنٹ ڈگری کالج و پوسٹ (۱۹۹۱ء تا ریٹائرمنٹ) گریجویٹ سینٹر سکھر بحیثیت پرنسپل

— ریٹائرڈ بحیثیت پرنسپل (۳۰ اپریل ۱۹۹۲ء)

○

تصنیفی خدمات :

ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی تصنیفی زندگی کا آغاز ۱۹۵۶ء ہی سے شروع ہوجاتا ہے۔ جب انہوں نے انگریزی کتاب ISLAM AT THE CROSSROAD کے چند ابواب کا ترجمہ کیا تھا۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کے مضامین و مقالات انڈیا پاکستان کے بیشتر معروف جرائد میں چھپتے رہے جس میں معارف، الفرقان (لکھنؤ)، نوائے ادب (بمبئی) اور ضیائے حرم قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کئی سمت میں لکھا ہے۔

۱۔ خاندانی بزرگوں کے حالات و افکار
۲۔ امام احمد رضا محدث بریلوی
۳۔ سیرت طیبہ و اصلاح معاشرہ
۴۔ متفرقات
۵۔ تراجم

○ خاندان و سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے متعلق تصانیف و

تالیفات :

— تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء
— حیات مظہری، کراچی، ۱۹۷۴ء
— سیرت مجدد الف ثانی، کراچی، ۱۹۷۷ء
— حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال لاہور ۱۹۸۰ء
— دائمی تقویم (تصنیف مولانا محمد منظور احمد) کوئٹہ ۱۹۶۷ء
— مظہر اخلاق مطبوعہ کراچی ۱۹۶۸ء
— ارکان دین، کراچی، ۱۹۶۹ء
— مکاتیب مظہری، کراچی، ۱۹۶۹ء
— مواعظ مظہری، کراچی، ۱۹۶۹ء
— فتاویٰ مظہری، کراچی، ۱۹۷۰ء
— مظہر العقائد سیالکوٹ ۱۹۷۶ء
— فتاویٰ مسعودی سیالکوٹ ۱۹۷۸ء
— ماہ و انجم سیالکوٹ ۱۹۸۳ء
— شجرہ طیبہ خاندان عالیہ نقشبندیہ مظہریہ ۱۹۸۴ء

○ امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی سے متعلق قلمی شاہکار :

— فاضل بریلوی اور ترک موالات مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء
— فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۳ء
— عاشق رسول مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
— حیات فاضل بریلوی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
— حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی سیالکوٹ ۱۹۸۱ء
— گناہ بے گناہی ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا ۱۹۸۱ء
— دائرہ معارف امام احمد رضا، کراچی
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا ۱۹۸۲ء
— اجالا، ادارہ، ۱۹۸۳ء
— امام احمد رضا اور عالم اسلام، ادارہ، ۱۹۸۳ء
— ارمغان رضا، ادارہ، ۱۹۹۴ء
— رہبر و رہنما، ادارہ، ۱۹۸۶ء
— محدث بریلوی، ادارہ، ۱۹۹۴ء
— اکرام امام احمد رضا لاہور ۱۹۸۱ء
— غریبوں کے غمخوار کراچی ۱۹۹۰ء
— سرتاج الفقہا لاہور ۱۹۹۰ء
— امام احمد رضا اور علوم جدیدہ و قدیمہ لاہور ۱۹۹۰ء
— گویا دبستان کھل گیا ۱۹۹۱ء
— سراج الفقہا ۱۹۹۰ء
— امام احمد رضا اور عالمی جامعات صادق آباد ۱۹۹۱ء
— انتخاب حدائق بخشش کراچی ۱۹۹۵ء
— عشق ہی عشق کراچی ۱۹۹۵ء
— تنقید و تعاقبات امام احمد رضا لاہور ۱۹۸۸ء

○ قرآن، سیرت طیبہ اور اصلاح معاشرہ

— اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر (قلمی) ۱۹۷۰ء
(پی ایچ ڈی کا مقالہ)
— آخری پیغام کراچی ۱۹۸۶ء
— جان ایمان کراچی ۱۹۸۹ء
— جان جاناں صلی اللہ علیہ وسلم حیدر آباد سندھ ۱۹۸۸ء
— جشن بہاراں کراچی ۱۹۸۹ء
— علم غیب رحمۃ للعلمین لاہور ۱۹۹۰ء
— تعظیم و توقیر، کراچی، ۱۹۹۴ء
— عیدوں کی عید، کراچی، ۱۹۹۴ء
— عورت اور پردہ، کراچی، ۱۹۹۵
— نسبتوں کی بہاریں، کراچی، ۱۹۹۵
— قیام و سلام، کراچی، ۱۹۹۶
— قبلہ، کراچی، ۱۹۹۶
— نئی نئی باتیں، کراچی، ۱۹۹۶

متفرقات :

— شاہ محمد غوث گوالیاری میرپور خاص ۱۹۶۴ء
— موج خیال کراچی ۱۹۷۷ء
— محبت کی نشانی کراچی ۱۹۸۰ء
— شاعر محبت شاہ عبداللطیف بھٹائی لاہور ۱۹۷۸ء
— تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم لاہور ۱۹۷۹ء
— نور و نار کراچی ۱۹۸۳ء
— قیامت حیدر آباد ۱۹۹۳ء
— دو قومی نظریہ اور پاکستان کراچی ۱۹۹۵ء

○

تراجم :

— سندھ یونیورسٹی کے سابق رجسٹرار محمد حسین ترک کی انگریزی کتاب

The Economic History of Hyderabad

کا اردو ترجمہ

— حیدر آباد کی معاشی تاریخ مطبوعہ لاہور ۱۹۵۸ء
— ڈاکٹر تارا چندر کی انگریزی کتاب

INFLUENCE OF ISLAM ON INDIAN CULTURE

کا اردو ترجمہ

— تمدن ہند پر اسلامی اثرات مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء

اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کی کئی کتب کے انگریزی، عربی، ہندی، فارسی، سندھی، گجراتی اور فرنچ زبان میں تراجم شائع ہوئے ہیں۔ چند اہم نام ملاحظہ کیجئے۔

☆ عربی :

۱۔ دور الشیخ احمد رضا الھندی البریلوی کراچی ۱۹۹۵ء
التعریب ! ممتاز احمد السدیدی لاہور
۲۔ الشیخ احمد رضا خاں البریلوی کراچی ۱۹۹۱ء
التعریب ! محمد عارف اللہ مصباحی
۳۔ فقیہ العصر (الام ماالھام احمد رضا خاں) کراچی ۱۹۹۴ء
التعریب ! شیخ الحدیث محمد نصراللہ خاں الافغانی

☆ انگریزی :

— Neglected Geneius of the East 1976.
— A Baseless Blame (گناہ بے گناہی) 1991.
Translated by : Prof.M.A.Qadir
— The Reformer of the Muslim World 1995
(حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی)
Translated by V.Rahmetuallh(India)
— The Novelties نئی نئی باتیں 1995.
Translated by prof.Azimi
F.M. Sheikh.
— Spiritual Siginificance of Affirity 1994
نسبتوں کی بہاریں
Translated by Prof.Azimi
F.M. Sheikh.
Respect and Revernce 1994.
تعظیم و توقیر
Translated by Prof.Azimi
F.M. Sheikh.
— The Knowledge of the Unseen 1994.
(علم غیب)
Translated by Prof.Azimi
F.M. Sheikh.
— Eid of Eids (Festivity above all Festivities) 1994.

(عیدوں کی عید)

Translated by Prof. Azimi

F.M. Sheikh.

-- Imam Ahmed Raza Reflections

Impressions 1992.

(گویا دبستان کھل گیا)

Translated by Prof. Zainuddin

Siddiqui.

-- The Saviour (رہبر و رہنما) 1991

Guide and Gudiance 1992.

Translated by Nigar Erfaney

-- The Light 1991.

(اجالا)

Translated by Prof. M.A. Qadir.

ان تمام تصنیفات و تالیفات اور تراجم کے علاوہ آپ نے ۱۵۰ سے زیادہ مختلف عنوانات پر مقالات تحریر کئے ہیں جو ملکی غیر ملکی جرائد، اخبارات اور رسائل میں شائع ہوئے ہیں۔

-- ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے متعلق اور دیگر عنوانات پر لکھی جانے والی متعدد کتب اور رسائل پر مقدمات، پیش لفظ، تقدیم، حرف اول، ابتدائیہ، حرف آغاز، کثیر تعداد میں لکھے ہیں۔ صرف اعلیٰ حضرت سے متعلق کتب پر آپ کے مقدمات اور تقدیم وغیرہ کو اب تک "آئینۂ رضویات" کے عنوان سے تین جلدوں میں شائع کیا جاچکا ہے۔

-- آپ کی علمی خدمات کو کئی مؤلفین نے جمع کیا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :

-- جہان مسعود مطبوعہ کراچی ۱۹۸۵ء
آر۔ بی۔ مظہری

-- منزل بہ منزل مطبوعہ حیدر آباد ۱۹۹۱ء
محمد عبدالستار طاہر

-- مسعود ملت اور رضویات مطبوعہ لاہور ۱۹۹۴ء
محمد عبدالستار طاہر

○

خلفاء :

-- علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری (م ۱۹۹۲ء)
(مترجم کتب احادیث)

-- ڈاکٹر مولانا محمد سعید احمد دہلوی (م ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء)
برادر اصغر سجادہ خانقاہ باقی باللہ

-- مولانا مفتی محمد مکرم دہلوی نبیرہ مفتی اعظم
شاہ محمد مظہراللہ دہلوی نقشبندی
شاہی امام و خطیب مسجد جامع فتحپوری دہلی

-- پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق لاہور

-- جناب مولانا غلام قادر خاں راولپنڈی

-- مولوی عطا محمد مٹھی سندھ

-- صوبیدار نبی شاہ صاحب بنوں سرحد

-- جناب مولانا جاوید اقبال مظہری ۔ کراچی

-- صاحبزادہ محمد مسرور احمد (جانشین)

○

پاکستان ہجرت : ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء

نکاح مسنون : ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ مطابق ۲ اگست ۱۹۶۴ء کراچی مع سیدہ نعیمہ بیگم بنت سید مظہر علی

اولاد : آنسہ کوکب جہاں زوجہ سید راشد شوکت
آنسہ ڈاکٹر ثروت جہاں زوجہ سید شاھد ندیم
صاحبزادہ محمد مسرور احمد
سعدیہ بیگم

○

Ph.D اسناد کے سلسلے میں سرپرستی

— احقر نے آپ کی نگرانی میں شعبہ علوم اسلامی جامعہ کراچی سے ۱۹۹۳ء میں بعنوان "کنزالایمان اور دیگر معروف اردو قرآنی تراجم" پر Ph.D کی اعلیٰ سند حاصل کی۔

— جناب محمد اسحاق مدنی استاد وفاقی گورنمنٹ اردو آرٹس کالج کراچی۔ آپ کی نگرانی میں جامعہ کراچی سے Ph.D کا مقالہ بعنوان "برصغیر پاک و ہند کی سیاسی تحریکات میں فتویٰ رضویہ کا حصہ" تیار کررہے ہیں۔

— مولانا منظور احمد سعیدی امام جامع مسجد رحمانیہ طارق روڈ کراچی ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں بعنوان "مولانا احمد رضا کی خدمات علوم حدیث کا تحقیقی جائزہ پر Ph.D مقالہ تیار کررہے ہیں۔

○

اعزازات :

— سلور میڈل سندھ یونیورسٹی ۱۹۵۸ء
— گولڈ میڈل " ۱۹۵۸ء
— گولڈ میڈل ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ۱۹۹۱ء
— گولڈ میڈل انٹیلیکچوئل فورم پاکستان ۱۹۹۲ء

○

القابات :

— مسعود ملت
— فنافی الرضا
— افتخار سنیت
— ماہر رضویات

○

تاثرات :

— ڈاکٹر محمود حسین (سابق شیخ الجامعہ کراچی)

"ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا انداز بیان نہایت دل آویز اور ان کی زبان بڑی شگفتہ ہے۔ آج کا قاری اس سے پوری طرح فائدہ اٹھاسکتا ہے۔"

(تقدیم سیرت مجدد الف ثانی ۱۹۷۳ء)

— پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد عادل (سابق صدر شعبہ سیاسیات جامعہ کراچی)

"پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد جانے پہچانے زور نگار قلم کار ہیں۔ انہوں نے وجدان، وراثت اور فطرت کی بدولت اپنا نام پیدا کرلیا ہے اور فن تحریر و تقریر میں مہارت بہم پہنچائی ہے۔"

(تبصرہ کتاب فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں)

— پروفیسر محمد اسحٰق قریشی (صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج فیصل آباد)

"آپ کی تحقیقی مساعی نے بہت سے غبار دور کردیئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے رسائل و کتب نے وہ کام کیا ہے جو واعظین کی پوری جماعت بھی نہ کرسکتی تھی۔ کالج کے طلبہ کے ہاتھ میں آپ کی کتب اکثر دیکھی جاتی ہیں۔ خوشی ہوتی ہے کہ آخر کوئی تو اس علمی قرض کو چکا رہا ہے۔"

(مکتوب بنام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

— سید انور علی ایڈووکیٹ (سپریم کورٹ آف پاکستان)
(انگریزی زبان میں ۸ جلدوں کی مفسر قرآن)

"پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب محققانہ انداز فکر کے ساتھ ساتھ غیر متعصب قلب و نظر بھی رکھتے ہیں۔ ان کی تحریر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حقائق کو بے لاگ پیش کرتے ہیں نہ کسی کی دل آزاری ان کا مقصود ہوتی ہے اور نہ کسی کی تذلیل و تحقیر۔"

(تقدیم کتاب تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم)

آفتاب افکار رضا

○

لکھی شمس نے خوب وہ مثنوی نہیں جس کا اردو ادب میں مثیل
بلند از "مقامات" ہر ہر سطر کلام رضا کی یہ شرح جمیل

علامہ شمس الحسن شمس بریلوی (ستارہ امتیاز) کی فکر رسا کا ایک عظیم کارنامہ اور عبقری عصر امام احمد رضا محدث بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز کی علمی خدمات اور افکار عالیہ پر ایک منفرد منظوم مقالہ ہے۔ جس کی خصوصیات یہ ہیں :

- ○ تمام اشعار مثنوی کی بحر میں ہیں۔
- ○ ۵۰۰۰ تقریباً پانچ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔
- ○ کسی ایک شخصیت کی علم و فکر کے حوالے سے ہزاروں اشعار پر مشتمل اردو زبان میں یہ پہلا منظوم مقالہ ہے۔
- ○ امام احمد رضا قدس اللہ سرہ العزیز کی علوم عقلیہ نقلیہ' قدیمہ و جدیدہ اور علوم قرآن و حدیث' وغیرہ پر ان کی مہارت تامہ اور شاعر دربار رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیثیت سے ان کی خصوصیات و امتیازات پر تقریبا دو ہزار اشعار کہے گئے ہیں۔
- ○ امام احمد رضا علیہ الرحمتہ و الرضوان کا علمی شاہکار "العطایا النبویہ فی فتاویٰ الرضویہ کا خطبہ عربی زبان و ادب کا ایک ایسا شہ پارہ ہے' جو عربی کلاسیکی نثر کے نمونے کے طور سے دنیا کی تمام جامعات کے نصاب میں شامل کرنے کے قابل ہے' اس خطبہ میں فصاحت اور بلاغت کے علاوہ جو خاص بات ہے وہ یہ کہ امام صاحب نے ۹۰ کتب فقہ اور مشہور ائمہ و مجتہدین کے اسماء گرامی کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے صیغوں میں بیان کیا ہے۔ علامہ شمس بریلوی نے تشریح و توضیح کے لئے تقریبا ۲۰ تا ۳۰ اشعار کہے ہیں اور اس طرح صرف خطبہ فتاویٰ رضویہ کے عنوان پر ۳ ہزار اشعار ہو گئے ہیں۔ **فللہ الحمد ھذا من فضل ربی یوتیہ من یشاء بغیر حساب**
- ○ فقیہہ اسلام کی یہ اور دیگر سیکنڑوں علمی و ادبی اور فکری خوبیوں اور ان کے قلم و قرطاس کی جولانیوں کے مشاہدہ اور اس سے استفادہ کے لئے اہل ذوق اور اہل علم و فن کی خدمت میں مثنوی "آفتاب افکار رضا" ایک بہترین مرقع اور امام موصوف کی جلالت علمی کا آئینہ ہے۔
- ○ جسے علامہ شمس بریلوی مدظلہ العالی نے اپنے خون جگر سے تحریر کیا اور آسمان فکر و تخیل کے ماہتاب و آفتاب سے اسے مزین کیا ہے۔
- ○ تاریخ (اردو) شعر و سخن میں علامہ شمس بریلوی کی یہ انفرادیت ہے کہ مثنوی کی تنگنائے میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہائے ہیں اور رموز و اسرار کے بحر میں غوطہ زنی کرائی ہے۔
- ○ شمس بریلوی کا امام احمد رضا پر تحقیق کے حوالے سے تاریخی اور زندۂ جاوید کارنامہ مثنوی "افکار آفتاب رضا" ان شاء اللہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا بہت جلد شائع کر رہا ہے۔ ارباب ذوق اور احباب علم و فن خصوصا خواجہ تا شان رضویت اس کے حصول کے لئے ادارہ سے رجوع کریں۔

عطیہ اشتہار منجانب ..... کارپردان و کارکنان
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا' پاکستان

رضا بریلوی
ایک فنافی الرسول نعت گو

از: پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (پرنسپل اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور)

مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ ' ایک یکتائے روزگار شخصیت اور ہمہ جہت عبقریت کی مالک ہیں' ان کی عبقریت کے بیشمار پہلو اب تک دنیا سے چھپے ہوئے تھے' ابنائے زمانہ کی بیقدری اور معاصرانہ حسد نے ان کی شخصیت کو گہنائے رکھا' مگر سچائی پھر سچائی ہے سامنے آکر رہتی ہے' وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت کے تمام پہلو اور ان کی عبقریت کی سب خوبیاں ایک ایک کر کے نمایاں ہو رہی ہیں' مجھے ذاتی طور پر حضرت کے ان خوبیوں سے آگاہ ہونے میں بڑا وقت لگا' "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" کے احباب کا شکر گزار ہوں کہ ان کے توسط سے فاضل بریلوی کی ہمہ جہت عبقریت کی طرف متوجہ ہونے کا موقع ملا' جس کے نتیجے میں ان کے علمی کمالات سے آگاہی ہوئی خصوصا" ان کی شاعری سے گہرا شغف پیدا ہوا۔

مولانا کے بعض عربی قصائد کا مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ وہ عربی شاعری کے تمام نشیب و فراز پر گہری نظر رکھتے تھے۔ بلکہ ایک قادر الکلام عربی گو شاعر تھے۔ چند قصائد کے بعد ھل من مزید کا مرحلہ آیا تو پتہ چلا کہ ان کے عربی کلام کو تو یکجا کر کے ایک دیوان کھڑا کیا جاسکتا ہے۔ چناچہ ایک شاگرد خاص عزیزم شاہد علی نورانی کو یہ کام سونپا اور جب وہ معتد بہ عربی کلام اکھٹا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو حضرت فاضل بریلوی بحیثیت عربی شاعر معہ تحقیق دیوان عربی کے عنوان سے انہیں اپنی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کا مقالہ دے دیا ہے اور وہ شبانہ روز کاوش سے اس کام کو تکمیل تک پہنچانے میں مشغول ہیں۔ اس مقالے کی تکمیل سے مولانا کی ایک خفیہ مگر اہم جہت اہل علم کے سامنے آئے گی۔

اس کے بعد جب "حدائق بخشش" تک رسائی ہوئی تو جہان رضا کا ایک اور پہلو سامنے آیا' یہ ایک ایسے نعت گو سے ملاقات ثابت ہوئی جو اپنے قلب و ضمیر کی تمام تر گہرائیوں اور توانائیوں سے رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق رکھتا ہے بلکہ فنافی رسول نعت گو ہے۔ اس کی شاعری تو اس کے ایمان خالص اور حب صادق کا عملی اظہار ہے اور بس۔

اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ مولانا فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ بھی بلبل شیراز اور شاعر مشرق کی طرح مدح رسول کی دنیا کا مجذوب اور مرد قلندر ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ سعدی اور اقبال کی شاعری میں نعت رسول بھی ہے مگر فاضل بریلوی کی تو شاعری ہی نعت گوئی ہے۔ مولانا فاضل بریلوی کا والہانہ عشق مصطفیٰ چند قطعات یا قصائد میں نہیں سما سکا بلکہ پھیل کر

نعت گوئی کا ایک حیرت انگیز چمنستان بن گیا ہے جسے انہوں نے حدائق بخش کا نام دے دیا ہے ! نعت کا ہر شعر بلکہ ہر شعر کا ہر ہر لفظ عشق مصطفیٰ کا ترجمان اور ایمان جذب و شوق میں ڈوبا ہوا ہے!

اکثر شعراء نعت گوئی میں صرف اس لئے حصہ لیتے ہیں کہ یہ بھی ایک صنف شعر ہے اس میں ان کا شمار بھی ہونا چاہئے۔ کچھ تھوڑے سے شعراء ایسے بھی ہیں جو جذبہ ایمان اور حب رسول کے اظہار کے لئے نعت کہتے ہیں مگر فاضل بریلوی ان سب سے منفرد ہیں۔ ان کی تو شاعری نعت رسول ہی سے عبارت ہے۔ ان کی نوک زبان و قلم صرف نعت مصطفیٰ سے ہی آشنا ہیں۔ ان کی شاعری عشق مصطفیٰ کا نام ہے!

صلی اللہ علیہ وسلم

کس کے جلوہ کی جھلک ہے ، یہ اُجالا کیا ہے ؟
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ ، تکتا کیا ہے ؟

ہم ہیں اُن کے ، وہ ہیں تیرے ، تو ہُوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے ؟

اُن کی اُمت میں بنایا ، اُنھیں رحمت بھیجا
یوں نہ فرما کہ "ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے"؟

(امام احمد رضا)
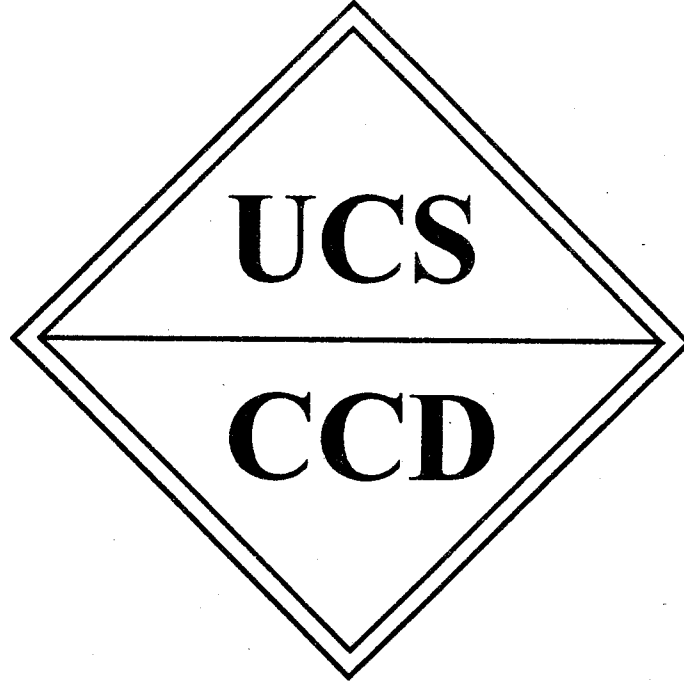
از افاداتِ امام احمد رضا | ترتیب: اقبال احمد اختر القادری

قیامت کب ہوگی اس راز کو تو رب کائنات عزوجل ہی جانتا ہے۔

واحصی کل شئی عددا (سورۃ الجن، ۲۸)

"اور اس (اللہ) نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔"

وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا مگر اس کے بتانے سے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مطلع ہیں۔

علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا۔ الا من ارتضی من رسول (سورۃ الجن، ۲۶۔۲۷)

"غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا، سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔"

امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اس غیب سے مراد قیامت ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سے پہلے بعض علماء کرام نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں حساب لگایا تھا کہ یہ امت ایک ہزار سن ہجری سے آگے نہ بڑھے گی۔ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے اس سے انکار کیا اور ایک رسالہ (الکشف عن تجاوز ھذہ الامتہ الالف" تحریر فرماکر اس سے ثابت کیا کہ یہ امت ۱۰۰۰ھ سے ضرور آگے بڑھے گی۔

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کا ۹۱۱ء میں وصال ہوا۔ انہوں نے اپنے حساب سے یہ خیال فرمایا تھا کہ ۱۳۰۰ھ میں اس امت کا خاتمہ ہوگا۔ (بحمد للہ تعالیٰ ۱۳۰۰ھ گزرے ہوئے آج ۱۱۵ برس گزر گئے ہیں اور ابھی تک قیامت تو قیامت اس کی بڑی بڑی نشانیوں میں کچھ ظاہر نہ ہوا)

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بکثرت احادیث موجود ہیں کہ قبل از قیامت ظہور فرمائیں گے مگر ان میں کسی وقت کا تعین نہیں۔ فقیر (احمد رضا) کو بعض علوم کے ذریعہ ایسا خیال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی اسلامی سلطنت باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں۔

حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے اپنے مکتوبات شریف میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے، مکتوبات شریف کے جلد اول مکتوب نمبر ۲۶۱ میں فرماتے ہیں۔

"اور اس امت کے آخری حصے کا شروع آں سرور صلی اللہ علیہ وعلی الہ والصلوۃ والسلام (یعنی دوسرے ہزار سال کی ابتداء سے) ہے۔ کیونکہ "الف" یعنی ہزار سال کے گزرنے کو امور کے تغیر میں عظیم خاصیت ہے۔"

(مکتوبات شریف جلد اول، ص ۲۴۱)

حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے سن ہجری کے

دوسرے ہزارے کو امت کے آخری حصے کا آغاز قرار دیا جس کے (بقول علامہ محمد عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمتہ) آپ "مجدد" ہیں، اسی لئے آپ "مجدد الف ثانی" مشہور ہوئے۔ آپ کے مکتوبات شریف سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ انعقاد قیامت سن ہجری کے دوسرے ہزارے میں ہوگا۔

ہم نے یہ دونوں وقت سید المکاشفین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے اخذ کئے ہیں۔

اللہ اکبر ....! کیسا زبردست و واضح کشف تھا۔ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنے زمانے پہلے "عثمان پاشا" سے لے کر قریب زمانہ آخر تک جتنے اسلامی بادشاہ اور ان کے وزراء ہوں گے رموز میں ان سب کا ذکر فرمایا۔ اپنے زمانے میں ہونے والے بعض اہم اور بڑے واقعات کی طرف بھی اشارے فرمادیئے۔ اپنی اس تحریر میں کسی بادشاہ کا نرمی سے ذکر فرمایا ہے اور کسی پر حالت غضب کا اظہار کیا ہے۔

آپ نے اسلامی سلطنت کے ختم ہونے کی نسبت لفظ "ایقظ" فرمایا اور صاف تصریح فرمائی کہ

"لا اقول ابقظ الهجرية، بل القيظ الجفرية"

ہم نے اس ایقظ جفری کا جو حساب کیا تو ۱۸۳۷ھ آتے ہیں اور انہی کے دوسرے کلام سے ۱۹۰۰ھ ظہور امام مہدی علیہ السلام اخذ کئے ہیں، وہ اپنی رباعی میں فرماتے ہیں۔

اذا دار الزمان علی حروف
بسیمه الله فالمهدی قلما

ویخرج فی الحطیم عقیب صوم
الا فاقراء ہ عندی سلاما

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنی قبر شریف کی نسبت بھی فرمادیا تھا کہ کچھ مدت میری قبر لوگوں کی نظروں سے غائب رہے گی مگر۔

اذا دخل السين في الشين ظهر قبر محى الدين

"جب شین میں سین داخل ہوگا تو محی الدین کی قبر ظاہر ہوگی۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا سلطان سلیم جب ملک شام میں داخل ہوئے تو ان کو بشارت دی کہ فلاں مقام پر ہماری قبر ہے۔ سلطان نے وہاں جاکر حاضری دی اور قبہ بنوایا جو زیارت گاہ عام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کی عمر سات دن ہے اور میں اس کے پچھلے دن مبعوث ہوا۔ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ (میں امید کرتا ہوں کہ میری امت کو اللہ تعالیٰ نصف دن اور عنایت فرمائے گا۔) ان احادیث شریفہ سے امت کی عمر پندرہ سو برس ثابت ہوئی۔

ان يوما عند ربك كالف سنته مما تعدون

"بے شک تیرے رب کے یہاں ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس کے برابر ہے۔"

اب اس تناسب سے ان متذکرہ احادیث مبارکہ سے جو مستفاد ہوا، ہمارا بیان کردہ حساب اس سے قریب تر ہے۔ یعنی جب ہمارے ایک ہزار سال رب تعالیٰ کے ایک دن کے برابر ہیں تو ڈیڑھ دن پندرہ سو برس کے برابر ہوگا۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے استدعا کرتے ہوئے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو نصف دن اور عنایت فرمائے گا، چنانچہ اب عمر میں جس قدر اضافہ ہوگا، وہ انعام الٰہی ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ماخوذ "الملفوظ")

شیخ احمد رضا حنفی پر تحقیقی کام قابل تحسین ہے' شیخ محمد بن علوی مالکی
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے وفد کی کراچی آمد پر ملاقات

عالم اسلام کی عظیم علمی شخصیت' مدرس مسجد حرام مکہ مکرمہ' فضیلتہ الشیخ علامہ ڈاکٹر سید محمد بن علوی مالکی الحسنی مدظلہ ابن سید علوی بن عباس مالکی مکی علیہ الرحمتہ ۲۲ نومبر ۱۹۹۵ء کو سعودی عرب مکہ مکرمہ سے ایک کانفرنس میں شرکت کی غرض سے پاکستان تشریف لائے' اس موقع پر کراچی میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان کے ایک دو رکنی وفد (عابد حسین شاہ اور اقبال احمد اختر القادری) نے حضرت سے ملاقات کی اور انہیں ادارہ کی جانب سے حضرت امام احمد رضا خاں حنفی رحمتہ اللہ علیہ سے متعلق عربی کتب کا تحفہ پیش کیا' جسے حضرت شیخ السید محمد بن علوی مالکی مکی نے قبول فرماتے ہوئے نہ صرف پسند کیا بلکہ ادارہ کی بین الاقوامی زبانوں میں مطبوعات کی اشاعت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ شیخ احمد رضا حنفی پر تحقیقی کام قابل تحسین اور لائق صد مبارکباد ہے' اس موقع پر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے اشاعتی یونٹ "المختار پبلی کیشنز" کی جانب سے شائع کردہ حضرت علامہ شیخ موصوف کی تالیف "المولد النبوی الشریف" کے ۲۰۰ نسخے عرب دنیا میں تقسیم کے لئے حضرت شیخ موصوف کو پیش کئے گئے' جس پر انہوں نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ادارہ کے وفد کو مکہ مکرمہ تشریف لانے کی دعوت دی نیز اپنی تالیفات کا تحفہ ادارہ کی لائبریری "گوشۂ محققین" کے لئے عطا فرمایا اور کارپردازان ادارہ اور وفد کو خوب دعاؤں سے نوازا۔

عشقِ رسولِ انام

رضا بریلوی کا پیغام

پروفیسر محمد انور رومان (سابق ڈائریکٹر آف کالجز، کوئٹہ)

میرے خیال میں حضرت رضا بریلوی کو مسلمانوں کی حالت زار و زبوں کا بہت شدید احساس تھا۔ اسی سے ان کے مختلف افکار و خیالات کے دھارے پھوٹے اور ان کے تمام افعال و اعمال متعین اور یک سو ہوکر بحرنیک' ازیک' میں جذب ہوئے اور پھر وہ جزیرہ ابھرا جسے "حدائق بخشش" کا نام دیا گیا۔

مسلمانوں کی زبوں حالی کی متعدد وجوہات شناخت کی گئیں مثلاً

--- سیاسی نکبت و ادبار
--- شرفاء و کبراء کی بے حسی اور نفس پرستی
--- باہمی نفاق و اشتقاق و افتراق
--- علمی وفنی پسماندگی
--- جہاد و اجتہاد کا انحطاط
--- سفید سامراج کا روز افزوں تغلب
--- عامتہ المسلمین کا اندرونی و بیرونی غلامی سے سمجھوتہ وغیرہ

ان عوامل کے مختلف توڑ بھی تجویز کئے گئے اور ان میں سے بعض زیر عمل بھی لائے گئے۔ مولانا احمد رضا خان کا تجزیہ اور نتیجہ قدرے مختلف تھا۔ ان کے خیال میں مسلمانوں کی زبوں حالی کی اصل اور بنیادی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے غلط رہنماؤں کا انتخاب کر لیا تھا جو سب کچھ رکھنے کے باوجود بھوکے اور ننگے تھے۔ یہ رہنما ساہتی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جس کا پیشہ ہی یہ تھا کہ وہ قدرتی نعمتوں کا بیشتر حصہ سمیٹ لیتا تھا اور دوسرے خاک چھانتے' ہاتھ ملتے اور ایک دوسرے سے الجھتے رہ جاتے تھے۔ غضب یہ تھا کہ عوام الناس نے ان چند "لات و منات" کو اپنا سید و مرشد تسلیم کرلیا تھا اور اپنی زندگی' موت' دین اور دنیا ان کے حوالے کردی تھی اور یوں ظالم و مظلوم' مسرف و مفلس اور گرگ و برہ کا یہ نظام صدیوں سے چلتا اور راسخ ہوتا رہا تھا۔

چھوڑ کے اس حرم کو آپ بن میں ٹھگوں کے آبسو
پھر کہو سر پہ دھر کے ہاتھ "لٹ گئی سب کمائی" کیوں؟

نخل سے چھٹ کے یہ کیا حال ہوا؟
آہ! او پتے کھڑکنے والے

قزاق ہیں سر پہ' راہ گم ہے
اے شمع جمال مصطفائی!

مسلمانوں کو ضرورت تھی صحیح و صالح قیادت کی اور یہ قیادت خود خالق و رزاق کائنات نے انہیں ابد تک خیرالانام' سیدالبشر اور رحمتہ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں مہیا کردی تھی لہٰذا حضرت رضا بریلوی نے ان تمام بیماریوں کا

جو واحد علاج تجویز کیا۔ وہ تھا **"ارجعو الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم"** یعنی لوٹ جاؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم **"فداہ ابی و امی"** کی طرف !!

اللہ تعالیٰ کو پانا اور اس کی منشا و رضا کے مطابق ڈھلنا صرف اسی صورت میں ممکن تھا اور ہے جب مسلمان اس کائنات میں رواں دواں آیات کو سمجھیں یا قرآن حکیم میں مرقوم آیات کا شعور حاصل کریں یا آیات الٰہیہ کے بشری ظہور یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو اپنے فکر و عمل کا نمونہ بنائیں۔

ہمہ جہتی اور ہمہ وقتی عظمت و رفعت کے لئے ان تینوں کا بیک وقت حصول ضروری تھا اور ہے لیکن......

مسلمان سائنسی شعور سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے کائناتی آیات کو سمجھنے سے قاصر تھے اور عربی زبان سے نابلد ہونے کی وجہ سے قرآنی آیات کے فہم سے روزبروز دور ہوتے جارہے تھے۔ لہٰذا صرف تیسری صورت پر ہی ان کے احیاء و بقا و ارتقاء کا دار و مدار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعے وہ قرآن حکیم کا شعور بھی حاصل کرسکتے تھے اور کائناتی آیات کا بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ترتیب و تربیت دادہ قبیلہ، صدیقین و شہدا و صالحین اور اولیاء اللہ اور ائمہ کرام کا قبیلہ، ہر دور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو تازہ بہ تازہ کرتا رہتا تھا ! آپ ہی قائد مدام اور قائد ماضی و حال و استقبال تھے !

چنانچہ حضرت رضا بریلوی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اجاگر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مسلمانوں میں جاگزیں کرنے کا عزم کیا اور اپنا سارا سوز و گداز، زہد و ورع، علم و فضل اور زبان و بیان، سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی مرکوز کردیا۔ یہی حضرت رضا کا منفرد مقام ہے اور یہی ان کا مسلسل پیغام ہے۔ **"ارجعوا الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم"**

سویا کئے نابکار بندے
رویا کئے زار زار آقا

لغزش پا کا سہارا ایک تم
گرنے والے لاکھوں، نانہجار ہم

اپنی بنی آپ بگاڑیں
کون بنائے؟ بناتے یہ ہیں

جن کے چھپر تک نہیں، ان کے
موتی محل بنواتے یہ ہیں

ٹوپی جن کے، نہ جوتی ان کو
تاج و براق دلاتے یہ ہیں

دکھ میں ہیں اندھیری رات والے
اے شمع جمال مصطفائی

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیئے ہیں، دربے بہا دیئے ہیں

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

وہ دین جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

تشریح افلاک / علمِ توقیت

از: امام احمد رضا خان محدث بریلوی

ہمارے نزدیک کواکب کی حرکت نہ طبعیہ ہے نہ تبعیہ بلکہ خود کواکب بامرالٰہی و تحریک و ملائکہ آسمانوں میں دریا میں مچھلی کی طرح تیرتے ہیں۔

(۱) قال اللہ تعالٰی کل فی فلک یسبحون۔ (یٰسین : ۴۰)

(۲) وقال اللہ تعالٰی' والشمس تجری لمستقرلھا۔ ذلک تقدیر العزیز العلیم۔ (یٰسین : ۲۸)

(۳) و قال تعالٰی' سخرلکم الشمس و القمر دائبین۔ (ابراہیم : ۳۳)

(۴) و قال تعالٰی' کل یجری لاجل مسمی۔ (فاطر : ۱۳)

(اللہ تعالٰی فرماتا ہے "ہر ستارہ ایک آسمان میں تیرتا ہے" اور اللہ عزوجل فرماتا ہے' "سورج اپنے مستقر کے لئے جاری ہے یہ غالب علم والے کا حساب ہے" اور اللہ تعالٰی فرماتا ہے" سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر فرمایا جو مسلسل چل رہے ہیں" اور فرمایا "ایک مقررہ وقت کے لئے سب حرکت میں ہیں"

ہمارے نزدیک نہ زمین متحرک ہے نہ آسمان۔

قال اللہ تعالٰی ان اللہ یمسک السموت و الارض ان تزولا ولیئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ ۔ (فاطر : ۴۱)

"بے شک روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمینوں کو کہ ہٹ نہ جائیں اور جو وہ ہٹیں تو خدا کے سوا انھیں کون روکے۔"

سعید بن منصور اپنی سنن اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اپنی تفاسیر شفیق سے راوی۔

"قال قیل لابن مسعود رضی اللہ تعالی عنھما ان کعبا یقول ان السماء تدورفی قطعبہ مثل قطبتہ الرحافی عمود علی منکب ملک قال کذب کعب ان اللہ یمسک السموت والارض ان تزولا۔ و کفی بھازو الا ان تدور۔"

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ حضرت کعب کا کہنا ہے کہ آسمان چکی کے پاٹ کی طرح ایک کیل میں جو ایک فرشتہ کے کندھے پر ہے گھوم رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کعب غلط کہتے ہیں۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ اس نے آسمان و زمین کے ٹلنے سے روک رکھا ہے اور حرکت کے لئے ٹلنا ضروری۔"

عبد بن حمید قتادی سے راوی :

ان کعبا کان یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحافقال حذیفتہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنھما کذب کعب ان اللہ یمسک السموت و الارض ان تزولا ولیئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ ۔ (فاطر : ۴۱)

"بے شک روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمینوں کو کہ ہٹ نہ جائیں اور جو وہ ہٹیں تو خدا کے سوا انھیں کون روکے۔"

سعید بن منصور اپنی سنن اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اپنی تفاسیر شفیق سے راوی۔

"قال قیل لابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما ان کعبا یقول ان السماء تدورفی قطعبہ مثل قطبتہ الرحافی عمود علی منکب ملک قال کذب کعب ان اللہ یمسک السموت والارض ان تزولا۔ و کفی بھازو الا ان تدور۔"

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ حضرت کعب کا کہنا ہے کہ آسمان چکی کے پاٹ کی طرح ایک کیل میں جو ایک فرشتہ کے کندھے پر ہے گھوم رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کعب غلط کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے آسمان و زمین کے ٹلنے سے روک رکھا ہے اور حرکت کے لئے ٹلنا ضروری۔"

عبد بن حمید قتادی سے راوی :

ان کعبا کان یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحافقال حذیفتہ بن الیمان رضی اللہ تعالٰی عنہما کذب کعب ان اللہ یمسک السموت و الارض ان تزولا

" حضرت کعب احبار فرماتے تھے کہ آسمان چکی کی طرح کیلے پر گھوم رہا ہے۔ حذیفتہ ابن الیمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے آسمان و زمین کو ٹلنے سے روک رکھا ہے۔"

ان دونوں حدیسوں کا حاصل یہ ہے کہ حضرت افقہ الصحابہ بعد الخلفاء الاربعتہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود حضرت صاحب سر رسول اللہ علیہ وسلم وسیدنا حذیفتہ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے عرض کی گئی' کعب کہتے ہیں آسمان گھومتا ہے۔دونوں صاحبوں نے کہا کعب غلط کہتے ہیں۔ اور وہی آیت کریم اس کے رد میں تلاوت فرمائی۔

اقول و ان کان الزاعم ان یزعم ان الزوال بمعنی الحرکتہ الاینیتہ ولکن کبراء الصحابتہ رضی اللہ عنہم اعرف منابتفسیر القرن فلا یجوزالا ستراک علیھم عندمن نور اللہ بصیرتہ جلعنا اللہ منھم بحرمتھم عندہ (آمین)

"میں کہتا ہوں کہ کوئی شخص یہ گمان کر سکتا ہے کہ زوال تو حرکت اینیہ کو کہتے ہیں لیکن بزرگ ترین صحابہ ہم سے زیادہ قرآن کی تفسیر کو جاننے والے تھے ان کے کہے ہوئے کو (رضی اللہ عنہم) وہ شخص رد نہیں کرے گا جسے خدا نے نور بصیرت دیا۔ اللہ ان کے صدقہ میں ہمیں بھی انھیں کے ساتھ کرے۔(آمین)

سبع سیارہ کا بیان

قال اللہ تعالیٰ "و الشمس والقمر و النجوم مسخرات بامرہ" (اعراف : ۵۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورج' چاند اور ستارے سب اسی کے حکم کے فرمانبردار ہیں۔

اور "**کل فی فلک**" سے بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ اس میں سات حرف ہیں اپنے نفس پر دائر اور یزین کا بیان تو بکثرت فرمایا خاص متحیرات خمسہ کا ذکر **فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس** میں ہے۔ میں قسم یاد فرماتا ہوں دبک جانے والوں' چلنے والوں کی' یہ ان کے وقوف استقامت و رجعت کا بیان ہے کہ سیدھے چلتے ہیں۔ پھر ٹھہرجاتے ہیں۔ پھر پیچھے ہٹتے ہیں پھر ٹھہرتے ہیں' پھر سیدھے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کو متحیرہ کہتے ہیں۔ ابن ابی حاتم تفسیر میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہ الکریم سے **فلا اقسم بالخنس** کی تفسیر میں راوی۔

قال خمستہ انجم زحل و عطاود و المشتری و بھرام و الزھرتہ لیس فی الکواکب شئی یقطع المجرۃ غیرھا۔

"وہ پانچ ستارے ہیں۔ زحل' عطارد' مشتری' مریخ' زہرہ کوئی ستارہ ان کے سوا کہکشان کو قطع نہیں کرتا۔

یعنی ثوابت میں جو کہکشاں پر ہیں وہ وہیں ہیں جو اس کے ادھر ادھر ہیں۔ وہ وہیں ہیں ان کی حرکت طبعیہ خفیفہ خفیہ ایسی نہیں کہ ابھی کہکشاں سے ادھر تھے چند ہی مدت میں اس پار چلے گئے۔ یہ شان انھیں پانچ نجوم کی ہے۔ واللہ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ ص ۱۶۹۔۱۷۰)

عظمت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

از: امام احمد رضا خان قدس سرہٗ

(ا) : اہلسنّت کے عقیدہ میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم فرض ہے اور ان میں سے کسی پر طعن حرام اور ان کے مشاجرات میں خوض ممنوع، حدیث میں ارشاد **اذا ذکر اصحابی فامسکوا**۔ رب عزوجل کہ عالم الغیب الشہادہ ہے اس نے صحابہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائی، قبل الفتح جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ و جہاد کیا اور مومنین بعد الفتح جنھوں نے بعد کو فریق اول کو دوم پر تفصیل عطا فرمائی کہ **لایستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعدالفتح وقاتلوا** اور ساتھ ہی فرمایا **وکلا وعداللہ الحسنی** دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا اور ان کے افعال پر جاہلانہ نکتہ چینی کا دروازہ بھی بند فرمادیا کہ ساتھ ہی ارشاد ہوا **واللہ بماتعملون خبیر**۔ اللہ کو تمہارے اعمال کو خوب خبر ہے یعنی جو کچھ تم کرنے والے ہو وہ سب جانتا ہے تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا۔ خواہ سابقین ہو یا لاحقین اور یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ مولیٰ عزوجل جس سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا اس کے لئے کیا ہے فرماتا ہے **ان الذین سبقت لھم مناالحسنی اولئک عنھا مبعدون لایسمعون حسیسھا وھم فیمااشتھت انفسھم خلدون لایحزنھم الفزع الاکبر وتتلقھم الملٰئکۃ ھذا یومکم الذی کنتم توعدون** ○ بے شک جن سے ہمارا وعدہ بھلائی کو ہوچکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانتی مرادوں پر ہمیشہ رہیں گے انھیں غم میں نہ ڈالیں گے بڑی گھبراہٹ۔ فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ سچا اسلامی دل اپنے رب عزوجل کا یہ ارشاد عام سن کر کبھی کسی صحابی پر نہ سوء ظن کرسکتا ہے نہ اس کے اعمال کی تفتیش۔ بفرض غلط کچھ بھی کیا تم حاکم ہو یا اللہ۔ تم زیادہ جانو یا اللہ **انتم اعلم ام اللہ** دلوں کی جاننے والا سچا حاکم یہ فیصلہ فرماچکا کہ مجھے تمہارے سب اعمال کی خبر ہے میں تم سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا۔ اس کے بعد مسلمان کو اس کے خلاف کی گنجائش کیا ہے۔ ضرور ہر صحابی کے ساتھ حضرت کہا جائے گا ضرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جائے گا اور ضرور اس کا اعزاز و احترام فرض ہے **ولو کرہ المجرمون**

(۲) بلاشبہ ان کی خطا خطائے اجتہادی تھی اور ان پر الزام معصیت عائد کرنا اس ارشاد الٰہی کے صریح خلاف ہے۔

(۳) مسلمانوں کا اجماع ہے کہ کوئی غیر نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا جو کسی غیر نبی کو کسی نبی کے ہمسر یا افضل مانے وہ بالا جتماع کافر مرتد ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا مرتبہ انبیائے بنی اسرائیل یا کسی نبی کے بالا یا برابر ماننا واجب در کنار کفر خالص ہے اور ملعون افترائی حکایت عجب مضحکہ ہے گیہوں کھانا ہی اگر دلیل افضلیت ہو تو مولی علی نے اتنے گیہوں ہرگز نہیں کھائے جتنے زید و عمرو آج کل کھارہے ہیں اس بادشاہ ملک ولایت کی اکثر غذا با تباع سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم، جو تھی اور وہ بھی اکثر ایک وقت اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں اور زید و عمرو رات دن میں دو دو وقت گیہوں کھاتے ہیں تو یہ معاذ اللہ آدم علیہ السلام سے بھی اور مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بھی ان فساد خوردن گندم بود۔

(۴) یہ نہ فقط حنفیہ بلکہ تمام اہلسنّت کے عقائد کے خلاف ہے اہلسنّت کے نزدیک بعد انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام تمام اولین و آخرین سے افضل امیرالمومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدائق بخشش میں محاورات کا استعمال

از: پروفیسر اسلم پرویز (گوجرانوالہ)
صاحبزادہ سیّد وجاہت رسول قادری (کراچی)

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ بلاشبہ صاحب طرز ادیب و شاعر، عارف علوم ظاہری و باطنی اور ہمہ جہت عبقری تھے۔ آپ کے مجموعہ ہائے نظم و نثر میں حقائق و معارف کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے ہیں جابجا اشعار و اقتباسات کے بے شمار ٹکڑے بکھرے پڑے ہیں جو کہ فصاحت و بلاغت، شگفتگی و برجستگی، رمز و ایمانیت، مجاز مرسل و تشبیہات، استعارات و کنایات اور فنی کمالات کا بہترین مرقع ہیں۔ روزمرہ اور محاورات پر آپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ نے نظم و نثر میں جہاں بھی انہیں استعمال کیا ایک قادرالکلام اور ماہر فن ہونے کا ثبوت دیا۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں (سابق صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی) لکھتے ہیں۔

"میرا خیال ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب غالباً واحد عالم دین ہیں جنھوں نے اردو نظم و نثر میں اردو کے بے شمار محاورات استعمال کئے ہیں اور اپنی علمیت سے اردو شاعری میں چار چاند لگادیئے ہیں۔ اگر حضرت مولانا کی تصانیف سے محاورات، تشبیہات اور استعارات ہی کو جمع کرلیا جائے تو اردو کا ایک بہت بڑا ذخیرہ مہیا ہوسکتا ہے۔"

(خیابان رضا از محمد مرید احمد چشتی مطبوعہ لاہور جولائی ۱۹۸۲ء ص ۷۷، ۷۸)

یقیناً ان کی تصانیف نظم و نثر میں ایسے سینکڑوں شہ پارے ملیں گے جہاں آپ نے اردو روزمرہ اور محاورات کو بڑی چابکدستی اور برجستگی سے استعمال کیا ہے۔ اب ہم ذیل میں ان کے نعتیہ مجموعہ کلام "حدائق بخشش" سے محاورات کی چیدہ چیدہ مثالیں پیش کرتے ہیں مگر اس سے پیشتر یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ محاورہ ہے کیا۔

محاورہ عربی اسم مذکر ہے جو ح و ر سے مشتق ہے۔ عربی میں حوار کے معنی گفتگو یا مکالمہ کے آتے ہیں۔ محاورہ کے معنی بھی یہی ہیں یعنی باہمی گفتگو مگر اصطلاح میں ان افعال و مصادر کو کہتے ہیں جو کسی اسم کے ساتھ مل کر مجازی معنوں میں استعمال ہوں۔ جیسے

ان کے ہوتے ہوئے محفل میں جلاتے ہیں چراغ
لوگ کیا سادہ ہیں سورج کو دکھاتے ہیں چراغ

سورج کو چراغ دکھانا محاورہ ہے اور محبوب کے بے انتہا حسین ہونے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

وہ افعال و مصادر محاورہ نہیں کہلاتے جو کسی اسم کے ساتھ مل کر اپنے اصلی معنوں میں استعمال ہوں مثلاً روٹی کھانا، پانی پینا وغیرہ۔ صرف وہی محاورہ کہلائیں گے جو اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوں۔

پروفیسر محمد طاہر فاروقی مرحوم لکھتے ہیں

"محاورہ یہ ہے کہ الفاظ کو ان کے حقیقی معنوں سے ہٹا کر مجازی معنوں میں بولا جائے مثلاً اتارنا کے حقیقی معنی ہیں اوپر سے نیچے لانا جیسے گھوڑے سے سوار کو اتارنا' کھونٹی سے کپڑے اتارنا' کوٹھے پر سے پلنگ اتارنا۔ لیکن نقشہ اتارنا' نقل اتارنا' دل سے اتارنا اپنے حقیقی معنوں میں نہیں ہے۔ اس لیے اس کو محاورہ کہا جائے گا یا مثلاً کھانا کے حقیقی معنی ہیں کسی چیز کو دانتوں سے دبا کر بغیر چبائے حلق سے اتارنا جیسے روٹی کھانا' دوا کھانا لیکن غم کھانا' قسم کھانا' دھوکہ کھانا' ٹھوکر کھانا میں کھانا اپنے حقیقی معنوں میں نہیں ہے اس لیے یہ محاورے ہیں۔"

(نثر نگاری کا فن تالیف محمد طاہر فاروقی مطبوعہ پشاور ۱۹۷۴ء ص ۲۰۰' ۱۰۲)

محاورہ اپنی زبان کے اسلوب بیان کے مطابق ہوتا ہے اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل ناروا ہے۔ محاورہ زبان کا زیور ہوتا ہے اس کا برمحل' برجستہ اور صحیح استعمال کلام میں حسن و دلکشی کا سامان پیدا کرتا ہے۔

امام احمد رضا کا منثور و منظوم سرمایہ' روزمرہ محاورات' شستہ الفاظ' شائستہ اور برمحل استعارات' خوبصورت الفاظ کی بندشوں ان کے برمحل بالترتیب اور بامعنی استعمال کی مثالوں سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کی تحریر کے مطالعہ سے شعر و ادب کا قاری ٹکسالی زبان روزمرہ کے چٹخاروں سے لذت آشنائی اور ادوائے معلّٰی کی فصاحت و بلاغت' سلاست و روانی اور وسعت زبان کا صحیح ادراک و عرفان حاصل کرسکتا ہے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ نثر میں الفاظ و تراکیب و محاورات و استعارات کے استعمال کا میدان بہت وسیع ہے۔ لیکن اشعار میں ان کے استعمال کے لئے زاویئے بہت محدود ہوتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے بڑی صناعی و کاریگری اور سب سے بڑھ کر ذوق سلیم اور فہم نکتہ سنج کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن صنف "نعت" کی راہداری تو اور بھی تنگ ہے اس لئے کہ یہاں نہ صرف محاورات اور استعارات بلکہ الفاظ کے انتخاب میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ یہ نعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ ہے ذراسی افراط و تفریط اور بے احتیاطی جلال الٰہی کو غیظ و غضب میں لانے کے لئے کافی ہے۔

امام احمد رضا اپنے دور کے عظیم فقیہہ' جلیل القدر عالم' نابغہ عصر' مصنف' مدبر و رہنما اور برصغیر پاک و ہند بلکہ اطراف اکناف عالم اسلام کے مرجع تھے۔ ان کے فتویٰ کی ۱۲ ضخیم جلدیں اور ایک ہزار سے زیادہ مختلف الموضوع تصانیف و تالیف ان کے تبحر علمی زبان و بیان پر قدرت اور اردو' فارسی' عربی' ہندی' زبان و ادب پر ان کے کامل عبور کا روشن ثبوت ہیں۔ انہوں نے عوام میں ابلاغ مقاصد و مدعا کے لئے اردو زبان ہی کو ذریعہ بنایا۔ انہوں نے اپنی اردو نثر و نظم میں ہزاروں محاورات و روزمرہ کا استعمال کیا ہے اور اپنے انداز تحریر و بیان سے اس قدر پرکیف و دلنشیں بنادیا کہ اس کا ایک ایک لفظ دل میں اترتا چلا جاتا ہے۔

زیر نظر مضمون میں ہم بخوف طوالت ان کے نثر و نظم کے شہ پاروں سے چند ایک مثالیں پیش کرتے ہیں جن کے مطالعہ سے قارئین کرام کو اندازہ ہوجائے گا کہ امام احمد رضا اردو ادب و لغت کے کیسے عظیم قلمکار اور ماہر فن تھے' ان کی تحریروں میں جابجا ایسے الفاظ و محاورات اور روزمرہ ملتے ہیں کہ اگر وہ استعمال نہ فرماتے تو وہ کبھی کے متروک ہوچکے ہوتے۔ اس طرح انہوں نے اردو زبان و ادب کی جلا کی اور ایک نئی روح عطا کی۔

نثری شہ پارے

(ا) امام احمد رضا خاں محدث بریلوی نے اپنے وصال سے ایک سال قبل "تحریک ترک عدم تعاون" (Non-Corporation Movement) اور ہندوؤں سے داد و محبت کے خلاف "**المحجتہ الموتنہ فی آیتہ الممتحنہ**" تحریر کی اس تحریر میں امام صاحب نے ان مسلم

لیڈروں خصوصاً نام نہاد علماء کی خبرلی ہے جنھوں نے گاندھی کو اپنا ہادی و رہبر بنایا اور ہندوؤں کی خوشنودی کی خاطر شعائر اسلامی سے منھ موڑا۔ ذیل میں اس رسالے سے ایک تراشہ پیش کیا جارہا ہے۔ اس اقتباس میں امام احمد رضا یہ بتارہے ہیں کہ ہندو جو مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں، اور اس سے قبل ہندوستان کے کئی شہروں میں وہ مسلمانوں کے گھروں کو لوٹ چکے اور آگ لگا چکے ہیں، معمولی معمولی باتوں کا بہانہ بناکر مسلمانوں کا قتل عام کرچکے ہیں لیکن آج جب "تحریک عدم تعاون" کے دوران توڑ پھوڑ، فتنہ و فساد، قتل و غارت گری اور دیگر سنگین جرم کے الزام میں ان کے بڑے لیڈروں (گاندھی سمیت) گرفتار ہوئے تو سب سے پہلے (کانگریسی) مسلمان لیڈروں اور علماء نے ان کی رہائی کی تحریک چلائی۔ آخر یہ کیوں؟ کیا یہ لیڈران مسلمانوں پر ہندوؤں کے ظلم و جور کو بھول گئے؟ امام احمد رضا نے اپنے خیالات کے اظہار کے لئے الفاظ و محاورات کا جو جامہ اختیار کیا ہے خاص کر کشیدہ شدہ الفاظ کا، اس کو بار بار پڑھئے پیش کردہ تحریر کی سلاست و روانی، زور بیان، صنعت تضاد اور ان الفاظ و بیان سے پیدا شدہ کیفیات و تاثرات کی داد دیجئے۔

"کیا تم ہی نہیں ہو کہ جب وہ مجاہدین، قاتلین، ظالمین، کافرین گرفتار ہوئے، ان پر ثبوت اشد جرائم کے انبار ہوئے، تمہاری چھاتی دھڑکی، تمہاری مامتا پڑھکی، گھبرائے، تلملائے، سٹپٹائے جیسے اکلوتے کی پھانسی سن کر ماں کو درد آئے، فوراً گرما گرم دھواں دار ریزو لیشن پاس کیا کہ، ہے ہے یہ ہمارے پیارے ہیں، یہ ہماری آنکھوں کے تارے ہیں، انہوں نے مسلمانوں کو ذبح کیا، جلایا، پھونکا، مسجدیں ڈھائیں، قرآن پھاڑے، یہ ہماری ان کی خانگی شکر رنج تھی، ہمیں اس کی مطلق پروا نہیں، یہ پیارے سگے ہیں، کوئی سوتیا ڈاہ نہیں، ماں بیٹی کی لڑائی دودھ کی بلائی، برتن ایک دوسرے سے کھڑک ہی جاتے ہیں، ان کے درد سے ہمیں غش پہ غش آتا ہے، ان کا بال بیکا ہوا اور ہمارا کلیجہ پھٹا، للہ ان کو معافی دی جائے، فوراً ان سے درگزر کی جائے۔ یہ ہے آیت ممتحنہ پر تمہارا عمل، یہ ہے **الذین قاتلوکم فی الدین** ○ ، سے تمہاری جنگ و جدل، یہ ہے واحد قہار کو تمہارا پیٹھ دینا، یہ کلام جبار سے تمہارا پٹخنا لینا، ان تمہارے لوگوں نے قرآن مجید پھاڑا، تم نے اس کے احکام پاؤں تلے مل ڈالے، انہوں نے مسجدیں ڈھائیں، تم نے رب المسجد کے ارشاد و وصیتوں سے کچل ڈالے، قرآن چھوڑا، ایمان چھوڑا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منھ موڑا اور ان دشمنوں، ان کے اعداء سے رشتہ جوڑا۔"

محترم قارئین امام احمد رضا کے قلم کی ذرا جولانی ملاحظہ فرمائیں۔ اس ایک مختصر سے اقتباس میں تقریباً ۱۹ محاورات استعمال کئے ہیں اور عبارات میں جو فصاحت و بلاغت، روانی صناعی اور گریز کی جو کاریگری ہے اس نے ان عبارات کو اردو نثر نگاری کا بہترین شاہکار بنادیا جو کسی بھی استاد زمانہ نثر نگار کی تخلیق کے مقابلہ میں پیش کیا جاسکتا ہے، اس تحریر کا کمال یہ ہے کہ اس کے کسی لفظ جملہ، محاورہ، استعارہ و تشبیہ یا جملہ و عبارت کو اگر آپ بدلنا چاہیں تو جو تاثر و تسلسل امام صاحب کی تحریر سے پیدا ہورہا ہے وہ یک لخت ختم ہوجائے گا۔

اسی طرح امام احمد رضا نے نعت و منقبت کے اشعار میں جس سلیقہ سے روزمرہ اور محاورات کا استعمال کیا ہے اور سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے کمال محبت و اظہار عقیدت کے لئے ان محاوروں کو ذریعہ بنایا ہے۔ اردو شعرو ادب کی تاریخ میں ان کی مثال نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔

ذیل میں ہم نعت کے چند اشعار پیش کررہے ہیں جس میں لفظ آنکھ سے شروع ہونے والے محاورات استعمال کئے گئے ہیں۔

(ا) آنکھ سے کاجل چرانا : یعنی عیاری و فریب کاری کرنا، بہت ہی شاطر دھوکہ باز۔

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیسری گٹھری تاکی ہے اور تونے نیند نکالی ہے

یعنی مسلمانوں دونوں جہاں میں تمہاری فلاح تمہارے ایمان عقیدے پر ہے خاص کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور ان کے مقام و مرتبہ کے عرفان پر' اس لئے ان عیار منافقوں اور گندم نما جو فروشوں سے ہوشیار رہو جو اپنی بھولی بھالی باتوں سے پھسلاکر تمہاری عزیز ترین متاع لوٹنا چاہتے ہیں یعنی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت) کو تمہارے دل سے یکسر نکالنا چاہتا ہے' تمہاری ذراسی غفلت تمہیں اپنے اس قیمتی مقام سے محرومی کا باعث بن سکتی ہے خود بھی ان عیار منافقوں جو بھیس بدل بدل کر تمہارے پاس آتے ہیں' بچو اور اپنے عزیز و خویش کو بھی ان سے بچاؤ۔

(۲) آنکھ نہ اٹھنا۔ نادم ہونا

آنکھ تو اٹھتی نہیں دیں کیا جواب
ہم پہ بے پرسش ہی رحمت کیجئے

سید عالم' حضور پرنور' شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور روز محشر احساس گناہ کے ساتھ ساتھ شرم و ندامت بناکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت و شفاعت پر کامل بھروسہ اور انہیں سے استغاثہ۔ اس منظرکشی کا جواب نہیں۔

(۳) آنکھوں میں آنا۔ کمال محبت سے استقبال کرنا

ان کے حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے
آنکھوں میں آئیں' سرپہ رہیں' دل میں گھر کریں

زیر نظر مقالہ کا موضوع شعر کی تشریح نہیں ورنہ اس شعر میں جو حسن معنوی اور شعری لطافتیں ہیں اس کی تشریح کے لئے بیسوں صفحات بھی کم ہیں۔

یہاں صرف اتنا بتانا مقصود ہے کہ مکتبہ عشق کا دستور یہ ہے کہ ہروہ شے جس کو محبوب سے نسبت ہو وہ عاشق کو ایسے ہی محبوب ہوتی ہے جیسے خود اس کا محبوب' لہٰذا آقاؤ مولا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار کی ہر شے یہاں تک کہ وہاں کے کانٹے بھی امام احمد رضا کو بہت محبوب ہیں' ان کانٹوں سے جو تین محاورات استعمال کئے ہیں ان کے برمحل اور بالترتیب بندوبست نے جو لطف پیدا کیا ہے شعرو ادب کا ذوق رکھنے والے اس سے بخوبی لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔ آپ بھی پڑھئے۔

(۱) آنکھوں میں آئیں' (۲) سرپہ رہیں' (۳) دل میں گھر کریں

درج بالا تینوں محاورات عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم امام احمد رضا کی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل محبت' کمال سپردگی' اور بے تابی کا مظہر ہیں۔

(۴) آنکھیں ٹھنڈی ہونا۔ تسلی و تشفی ہونا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں' جانیں سیراب
سچے سورج وہ دلارا ہے اجالا تیرا

سید عالم' نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو قرآن مجید فرقان حمید میں سورج سے تشبیہ دی ہے' آسمان دنیا کا جو سورج ہے اس سے ہماری زمین کے ہرذرے اور تمام جانداروں کو حرارت ملتی ہے لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سچے سورج ہیں جن سے سورج بھی اکتساب نور کررہا ہے۔ لیکن آپ کے چہرہ انور کی شعاؤں سے محروموں اور مضموموں کے دلوں کو تقویت اور قلب و روح کو فرحت عطا ہوتی ہے' ایمان کی جلا ہوتی ہے اور کفر کی ظلمت و کدورت دور ہوتی ہے۔

قارئین یہ موضوع اگر دیکھا جائے تو بذات خود ایک تھیسس کا متقاضی ہے۔ قرطاس کے تنگنائے میں فی الحال ان مثالوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ مقصود صرف صاحبان علم و ادب اور دانشوران اقلیم سخن کی توجہ طلب کرنا ہے کہ اس شہنشاہ سخن کے گلستان کی سیر کریں اور پھر دیکھیں کہ کیسے کیسے گلہائے رنگا رنگ اور نایاب پنکھڑیاں اس نے اپنے دامن میں سجائی ہوئی ہیں اور گلستان سخن کی کس محنت سے آب یاری کی

ہے۔

کھلے ہیں ہر سو گلستان بخشش
سخن گوئی کی جان نام رضا ہے

محاورات کا استعمال بہت سے شعراء نے کیا ہے مگر جو برجستگی و شگفتگی، مضمون آفرینی، عشق و والہیت اور برمحل استعمال آپ کے ہاں ملتا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ قطع نظر مسلکی اختلاف کے ہمارے بااختیار ادباء و شعراء کارپردازان مقتدرہ قومی زبان اور ادب کے علمبرداروں کو آپ کی نادر علمی معجز نگاریوں اور قلمی دل آویزیوں کے کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہئے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ جب ٹھوس حقائق سے علمی خیانتوں کے پردے ہٹیں گے تو مقام رضا کا تعین قصر ادب اردو کی تعمیر میں حصہ لینے والے صف اول کے معمار ادباء و شعراء میں ہوگا۔

ENERGY
IS OUR BUSINESS!
And every year we are opening a new chapter of success & progress.
By increased production of oil & gas, OGDC is not only realizing the goal of self - reliance in energy, but also setting new standards of performance & dedication.
JUNE 1995
OIL
24,520
BARRELS/ DAY
GAS
298
LPG
SULPHUR
59
JULY 1995
OIL
32,000
BARRELS/ DAY
GAS
350
LPG
200+
SULPHUR
60
Pakistan's Principal Oil Producer
OIL & GAS DEVELOPMENT CORPORATION
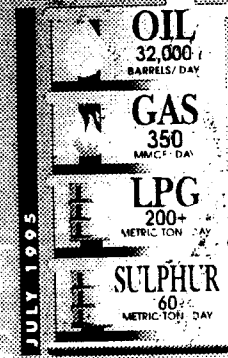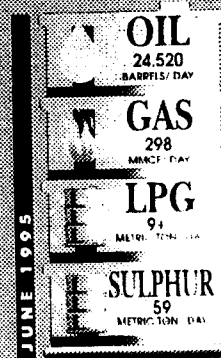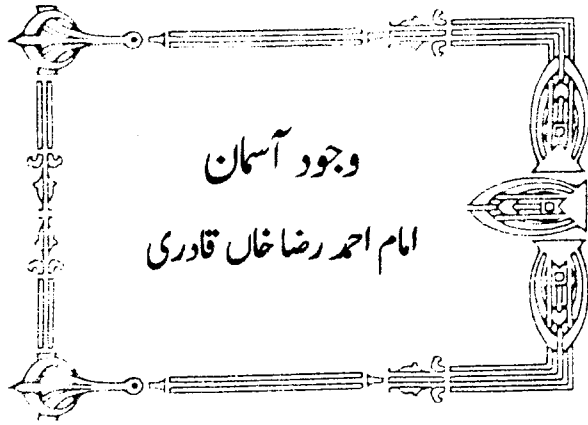
وجود آسمان

امام احمد رضا خاں قادری

وجود آسمان پر آسمانی کتابوں سے زیادہ کیا دلیل درکار ہے تمام آسمانی کتابیں اثبات وجود آسمان سے مالا مال ہیں۔ قرآن عظیم میں تو صدہا آیتیں جن میں آسمان کا ابتداء میں دھواں ہونا بستہ چیز پھر رب العزت کا اسے جدا جدا کرنا' پھیلانا' سات پرت بنانا' اس کا چھت ہونا' اس کا نہایت مضبوط مستحکم ہونا' اس کا بے ستون قائم ہونا' اللہ تعالیٰ کا اسے اور زمین کو چھ دن میں بنانا اور روز قیامت اس کا شق ہونا' اٹھاکر زمین کے ساتھ ایک بار ٹکرا دیا جانا پھر اس کا اور زمین کا دوبارہ پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ صاف روشن ارشاد ہیں کہ ان کا انکار نہیں کر سکتا مگر وہ جو اللہ ہی کا منکر ہے نیز قرآن عظیم میں جابجا یہ بھی تصریح ہے کہ یہ جو ہم کو نظر آرہا ہے یہی آسمان ہے تو اس میں گمراہ فلسفیوں کا بھی رد ہے جو آسمانوں کا وجود تو مانتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہ نظر نہیں آسکتے یہ جو ہمیں دکھائی دیتا ہے کرۂ بخار ہے ان نصرانیوں اور ان یونانیوں سب بطلانیوں کے رد میں ایک آیہ کریمہ کافی ہے کہ

"الایعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر۔" (الملک : ۱۴)

"کیا وہ نجانے جس نے بنایا اور وہی ہے پاک خبردار بنانے والا۔"

جو فرما رہا ہے وہ تو نہ مانا جائے اور دل کے اندھے سمجھ کے اوندھے جو اٹکلیں دوڑاتے ہیں وہ سنی جائیں۔ اس سے بڑھ کر گدھا پن کیا ہو سکتا ہے۔ یہ بائبل جواب نصاری کے پاس ہے اس کی پہلی کتاب کا پہلا باب آسمان و زمین کے بیان پیدائش ہی سے شروع ہے رہی دلیل عقلی۔ ذرا انصاف درکار۔ اتنا بڑا جسم جسے کروروں آنکھیں دیکھ رہی ہیں اس کا وجود محتاج دلیل ہے یا جو کہے یہ معدوم محض یہ سب آنکھوں کی غلطی ہے یہ نری دھوکہ کی ٹٹی ہے' اس کے ذمے ہے کہ دلیل قطعی سے اس کا عدم ثابت کرے۔ یوں تو ہر چیز پر دلیل عقلی قائم کرنی ہوگی آفتاب جسے نصاری بھی مانتے ہیں کیا دلیل ہے کہ یہ فی نفسہ کوئی وجود رکھتا ہے۔ اور نگاہ کی غلطی نہیں غرض محسوسات سے بھی امان اٹھ کر دین و دنیا کچھ قائم نہ رہیں گے عنادیہ کا مذہب آجائے گا۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۱۶)

حکومت ہند نے امام احمد رضا علیہ الرحمتہ کی علمی و روحانی خدمات کے اعتراف میں یکم جنوری ۱۹۹۶ء کو یادگاری ڈاک ٹکٹ اور لفافہ جاری کیا ہے جس پر آپ کے مزار اقدس کا عکس ہے' یہ بات اس کے باوجود ہے کہ امام احمد رضا نے کبھی بھی کانگریس یا ان کی کسی تحریک کا ساتھ نہیں دیا بلکہ ہر معاملہ میں ان کی مخالفت کی' مسلمانوں کو ان کی چالبازیوں سے خبردار کرتے رہے اور دو قومی نظریہ کو فروغ دیا' جس کی بنیاد پر ان کے متعلقین اور متوسلین عوام اور علماء نے تحریک پاکستان کا ہراول دستہ بن کر اس کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

یہ بات حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ارباب بست و کشاد کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اس عظیم عبقری عصر' محسن ملت کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرنے سے اب تک کیوں قاصر ہے؟ کیا دین و ملت کے اس عظیم مجاہد' عظیم فقیہ اور عالم اسلام کے عظیم مفکر کی یاد میں ڈاک کا ایک ٹکٹ بھی نہیں جاری کر سکتے؟

اہل علم قلم اور محبان ملک و ملت آگے آئیں اور اپنی تحریک سے حکومت پاکستان کو اس قرض سے سبکدوشی کے لئے تیار کریں۔

ادارہ

انڈین گورنمنٹ کے محکمہ ریلوے نے اجمیر شریف تا بریلی شریف کے لئے ایک ایکسپریس ٹرین بنام "ALA HAZRAT EXPRESS" کا روٹ شروع کیا ہے۔ اس اہم اقدام پر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا اور عقیدتمندان امام احمد رضا انڈین گورنمنٹ کے مشکور ہیں۔

The Nanded-Amritsar Express is flagged off!

This much needed New Direct Express Train is being flagged off by the Union Home Minister, Shri S. B. Chawan on 3.3.96 at Nanded at 3.45 p.m.

Connecting the home of the **Hazur Sahib Gurudwara** (where Guru Gobind Singh passed away), Nanded, Maharashtra, with Amritsar, Punjab, famed city of the **Golden Temple**, this is one of the several New Trains that Indian Railways have launched since '91-'92, for the benefit of Pilgrims. Others being :

Ajmer	-	New Delhi
Amritsar	-	New Delhi
Bareilly	-	Ajmer
→ *(Ala Hazrat Express)*		
Mumbai	-	Bareilly
Allahabad	-	New Delhi
Baidyanath Dham	-	Puri
Guruvayur	-	Ernakulam
Haridwar	-	New Delhi
Jammutawi	-	New Delhi
Okha/Dwarka	-	Puri
Puri	-	New Delhi
Tirupati	-	Mumbai
Varanasi	-	New Delhi
Goa	-	New Delhi
(on Broad Gauge soon)		

All these New Trains have been started for easy and direct access to your favourite Pilgrimage Spots and Dhams.

بمبئی کے اخبار روزنامہ "THE TIMES OF INDIA" میں طبع شدہ محکمہ ریلوے ہندوستان کے اشتہار کا عکس

امام احمد رضا پر Ph.D

○—— سعید احمد۔ ایم (لیب انچارج ہندو کالج کرناٹک' انڈیا) درج ذیل عنوان پر کولہار یونیورسٹی' انڈیا سے امام احمد رضا پر Ph.D کا تھیسس تیار کر رہے ہیں :

"امام احمد رضا کی شخصیت اور کارنامے"

○—— کراچی یونیورسٹی سے پروفیسر محمد اسحاق مدنی' ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر Ph.D کا مقالہ لکھ رہے ہیں' ان کا مقالہ تیاری کے مراحل میں ہے :

"برصغیر پاک و ہند کی سیاسی تحریکات میں فتاویٰ رضویہ کا حصہ"

○—— جامعہ الازہر مصر (قاہرہ) سے مشتاق احمد شاہ درج ذیل عنوان پر عربی میں ایم۔فل کا مقالہ تیار کر رہے ہیں :

"الامام احمد رضا خان واثرہ فی الفقہ الحنفی"

○—— کراچی یونیورسٹی سے مولانا منظور احمد سعیدی' ماہر رضویات ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی نگرانی میں امام احمد رضا کی علم حدیث میں خدمات کے حوالے سے درج ذیل عنوان پر تھیسس تیار کر رہے ہیں :

"مولانا احمد رضا خان کی خدمات علوم حدیث کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ"

○—— کراچی یونیورسٹی سے ترک ولی محمد ایڈوکیٹ درج ذیل عنوان پر پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی نگرانی میں Ph.D کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔

"برصغیر کی اصلاح معاشرہ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے فکری زاویوں کا تحقیقی مطالعہ"

○—— پشاور یونیورسٹی' پشاور سے فیض الحسن فیضی درج ذیل موضوع پر ایم۔فل کا مقالہ لکھ رہے ہیں :

"امام احمد رضا کی عربی خدمات"

○—— محمد جاوید رضوی' پورنیہ یونیورسٹی انڈیا سے Ph.D کا رجسٹریشن کرا رہے ہیں۔

○—— ڈاکٹر اوشا سانیال کا Ph.D کا مقالہ آکسفورڈ یونیورسٹی دہلی سے شائع ہو گیا ہے۔

"امام احمد رضا گولڈ میڈل ۱۹۹۶ء"

○—— ادارہ اپنی دیرینہ روایات کے تحت امسال امام احمد رضا پر Ph.D کرنے والے اسکالر ڈاکٹر محمد حسن رضا خان اعظمی (انڈیا) کو "امام احمد رضا گولڈ میڈل ۱۹۹۶ء" پیش کر رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ۱۹۸۰ء میں پٹنہ یونیورسٹی (انڈیا) سے امام احمد رضا کی فقہی خدمات کے حوالے سے تھیسس لکھا تھا۔ موصوف دنیا بھر میں امام احمد رضا پر Ph.D کرنے والوں میں سب سے پہلے اسکالر ہیں۔

○—— ڈاکٹر سراج احمد بستوی نے "امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری" کے عنوان پر تھیسس جمع کرا کر کانپور یونیورسٹی' انڈیا سے Ph.D کی سند حاصل کر لی—— ادارہ عنقریب انھیں حسب روایت "امام احمد رضا گولڈ میڈل" کا اعزاز دے گا۔

☆☆

○——— حضرت علامہ شمس بریلوی نے حضرت رضا بریلوی کی حیات و کارناموں پر تقریباً تین ہزار اشعار پر مشتمل منظوم سیرت بعنوان :

"آفتاب افکار رضا"

تحریر فرمائی ہے جسے عنقریب ادارہ شائع کر رہا ہے۔

○——— جامعہ الازہر' مصر کے استاذ' شیخ حازم محمد احمد عبد الرحیم المحفوظ المصری نے امام احمد رضا کے دیوان "حدائق بخشش" کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ جسے ادارہ عنقریب رضا اکیڈمی لاہور کے اشتراک سے شائع کر رہا ہے۔

○——— حضرت علامہ فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ "حدائق بخشش" کی شرح فرما رہے ہیں اس کی چار مطبوعہ جلد منظر عام پر آچکی ہیں۔

○——— ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی (استاد طبیہ کالج' دہلی) نے "حدائق بخشش" کے مختلف ایڈیشنوں کی روشنی میں ایک جدید و صحیح ایڈیشن تیار کیا ہے جسے رضا اکیڈمی بمبئی' انڈیا شائع کر رہی ہے۔

○——— لاہور کے میاں شہباز رسول (پروگریسو بکس) "حدائق بخشش" کی از سر نو کتابت کرواکر ڈیلکس ایڈیشن شائع کر رہے ہیں۔

○——— دبئی کے ڈائریکٹر اوقاف الشیخ عیسیٰ بن محمد مانع حمیری نے اپنے نمائندہ کے ذریعہ ادارہ سے رابطہ کرکے امام احمد رضا اور عقائد اہل سنت سے متعلق لٹریچر طلب کیا ہے۔

○——— محمد اکبر اعوان (سیکریٹری حکومت بلوچستان' کوئٹہ) نے امام احمد رضا کے آباؤ اجداد کے نسب شریف کے حوالے سے ایک نہایت ہی تحقیقی مقالہ تحریر کیا ہے جسے ادارہ کے اشاعتی یونٹ "المختار پبلی کیشنز" نے شائع کر دیا ہے۔

○——— کراچی کے پروفیسر عظیمی ایف۔ایم۔شیخ نے امام احمد رضا کے رسالے "انوار البشارہ" کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جسے سری لنکا کی انجمن فیض رضا نے امسال شائع کرکے حجاج کرام میں تقسیم کیا۔

○——— جامعہ سعدیہ' کیرلہ (انڈیا) کے مولانا شاہ الحمید ملباری بقوی نے امام احمد رضا کے شجرۂ طریقت کا عربی میں ترجمہ کیا ہے جسے ادارہ امسال معارف رضا ۱۹۹۶ء میں شائع کر رہا ہے۔

○——— ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی "امام احمد رضا اور علم الحروف" کے موضوع پر مقالہ لکھ رہے ہیں۔

○——— رضا فاؤنڈیشن لاہور فتاویٰ رضویہ کو جدید انداز میں مع تخریج و ترجمہ شائع کر رہی ہے اس کی نو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

○——— مبلغ اسلام علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی کی کوششوں سے ماریشس کے

"DAILY THE MAURICIEN"

نے گزشتہ سال ۱۹ اگست ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں "عید میلاد النبی" ایڈیشن شائع کیا ہے جس میں امام احمد رضا کی نعتوں کو نمایاں جگہ دی گئی ہے۔

○——— بمبئی سے تحریک فکر رضا نے محمد زبیر قادری کی ادارت میں ایک سہ ماہی "افکار رضا" کا اجراء کیا ہے۔

○——— رضا اکیڈمی بمبئی نے امسال بھی امام احمد رضا کے اشعار کی عکاسی کرتی تصاویر پر مبنی خوبصورت "سنی رضوی کلینڈر" جاری کیا ہے۔

○——— بمبئی انڈیا کے اخبار

"DAILY THE TIMES OF INDIA"

کے شمارہ ۳ مارچ ۱۹۹۶ء کے مطابق انڈین گورنمنٹ کے محکمہ ریلوے نے اجمیر شریف تا بریلی شریف کے لئے ایک ایکسپریس ٹرین بنام "ALA HAZRAT EXPRESS" شروع کی ہے۔

○——— ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے "امام احمد رضا اور علماء لاہور" کے عنوان سے ایک مقالہ تحریر کیا ہے۔ جو معارف رضا ۱۹۹۶ء میں شامل ہے۔

○ ــــــ ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ ایک رسالہ "استاذ کے حقوق" ترتیب دیا ہے جو لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔

○ ــــــ دارلعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ (انڈیا) کے مرکزی ہال میں ہندوستان کے بعض ممتاز علماء کا امتیازی مقام واضح کرنے کے لئے ان کے نام کے چارٹس آویزں کئے گئے ہیں۔ علم فقہ کے حوالے سے امام احمد رضا کا نام بھی آویزاں کیا گیا ہے۔

○ ــــــ امام احمد رضا سے متعلق کتب و رسائل پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی تحریر کردہ تقدیمات و پیش لفظ کا مجموعہ "آئینہ رضویات" کے نام سے عبد الستار طاہر (لاہور) نے مرتب کیا ہے جسے ادارہ شائع کر رہا ہے اس سے قبل ادارہ اس کی دو جلدیں شائع کر چکا ہے۔

○ ــــــ ادارہ میں تقریباً ڈیڑھ صد مخطوطات، امام احمد رضا کی اپنی تحریر میں محفوظ ہیں ان علمی ذخائر کو عام کرنے کی غرض سے مخطوطات کو من و عن شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امسال ایسے ہی پانچ مخطوطات کتابی صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔

○ ــــــ انڈین گورنمنٹ کے محکمہ ڈاک نے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۵ء کو نئے سال ۱۹۹۶ء کی آمد پر امام احمد رضا محدث بریلوی کے حوالے سے ایک روپیہ والا ڈاک ٹکٹ جاری کیا ہے جس پر فاضل بریلوی کے مزار کا رنگین عکس اور لفظ "اعلیٰ حضرت بریلوی" بھی طبع ہے۔ جبکہ

"FIRST DAY C..OVER"

کے نام سے لفافہ بھی جاری ہے۔ ادارہ کی لائبریری میں یہ دونوں چیزیں محفوظ ہیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

○

پیر خانہ امام احمد رضا، مارہرہ شریف (انڈیا) کے مسند نشین شہزادہ عالی وقار حضرت علامہ سید حسن حیدر میاں برکاتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/۱۱ دسمبر ۱۹۹۵ء بروز پیر مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف میں آپ کی تدفین ہوئی اور حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی مدظلہ آپ کے جانشین و مسند نشین ہوئے۔

○

شاعر رضویت، پروفیسر غیاث الدین قریشی (جی۔ڈی۔قریشی) استاذ برمنگھم یونیورسٹی (برطانیہ) ۶ مئی ۱۹۹۶ء کو وصال فرما گئے۔ آپ نے امام احمد رضا کے دیوان "حدائق بخشش" کا پورا انگریزی ترجمہ فرمایا جو کہ قسط وار

"Monthly Islamic Times"

اسٹاک پورٹ برطانیہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ آپ امام احمد رضا کے حوالے سے درج ذیل عنوان پر برمنگھم یونیورسٹی سے Ph.D کا تھیسس بھی تیار کر رہے تھے :

"Islamic Reformism and Poetry
Literature of Imam Ahmed Raza"

○

محقق عصر، ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے برادر اصغر مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد نقشبندی (سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ) ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ/۱۸ فروری ۱۹۹۶ء بروز اتوار کو دہلی میں وصال فرما گئے۔

خلیفہ امام احمد رضا، مفتی برہان الحق جبلپوری کے نبیرہ مولانا انوار احمد جبلپوری اپریل ۱۹۹۶ء میں کراچی میں انتقال کر گئے۔

امام احمد رضا کانفرنس

کراچی ——— اسلام آباد

رُوداد ۱۹۹۵ء

امام احمد رضا کے عشق رسول کی مثال نہیں ملتی' جسٹس نصراللہ خاں

میں اعلیٰ حضرت کی' ایک معلم کی طرح عزت کرتا ہوں

فاضل بریلوی نے علم و فن کے تمام میدان سر کئے تھے' حکیم محمد سعید

فاضل بریلوی کا ترجمہ کنزالایمان اردو کا اعلیٰ ترین ترجمہ ہے' مولانا فضل القدیر

کراچی .... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں' وہ علم کے کوہ گراہ تھے' ایسی شخصیات تاریخ میں نادر الوجود ہیں۔ ان کی ہزار کے قریب کتب یادگار ہیں جو ان کی جلالت علمی کا ثبوت ہیں' ان خیالات کا اظہار ممتاز دانشور محترم جناب حکیم محمد سعید (چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن) و چانسلر مدینتہ الحکمت یونیورسٹی' نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان کے زیر اہتمام مقامی ہوٹل میں ہونے والی سالانہ "امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۵ء" سے خطاب کے دوران کیا۔ وہ کانفرنس میں بحیثیت مہمان خصوصی شریک تھے جبکہ اس کی علمی و روحانی محفل کی صدارت حضرت علامہ شیخ الحدیث مفتی نصراللہ خاں افغانی (سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ' افغانستان) کررہے تھے۔

کانفرنس میں مقتدر شخصیات نے امام احمد رضا کے حوالے سے تحقیقی و علمی مقالات پیش کئے' جن میں علامہ فضل القدیر ندوی (مدینتہ الحکمت) پروفیسر سحر مقبول انصاری (صدر شعبہ اردو جامعہ کراچی) خواجہ رضی حیدر (ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی) سید خضر نوشاہی (مدیر شعبہ مخطوطات مدینتہ الحکمت) شامل ہیں۔

مولانا فضل القدیر ندوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن "کنزالایمان" اردو کا اعلیٰ ترین ترجمہ ہے جبکہ امام احمد

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے مدینتہ الحکمت لائبریری کے لئے ۲۰۰ کتب کا تحفہ

امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۵ء سے ممتاز اسکالرز و محققین اور علماء کا خطاب

رضا کے خاص شاگرد و خلیفہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر "خزائن العرفان" دوسری تفاسیر میں اپنی مثال آپ ہے۔ کراچی یونیورسٹی شعبہ اردو کے صدر پروفیسر ڈاکٹر سحر مقبول انصاری نے اپنے مقالہ میں امام احمد رضا کی ادبی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا ایک بے مثال عبقری تھے' انہوں نے کہا کہ اردو نثر کے ارتقاء میں فاضل بریلوی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی خواجہ رضی حیدر نے کہا کہ دیگر میدانوں کی طرح اعلیٰ حضرت نے سیاسی میدان میں بھی اہم کارنامے سرانجام دیئے' انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کی اجتہادی برتری ہر خاص و عام کو دعوت فکر دے رہی ہے' انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا اور ان کے متوسلین کے تحریک پاکستان کی مشاہراہ پر گہرے نقوش جابجا پائے جاتے ہیں' مورخین کو اس جانب توجہ کرنی چاہیے۔

اس کے بعد مدینتہ الحکمت کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے امام احمد رضا کی تقریباً ۲۰۰ کتب اور ۲۰ مخطوطات کا تحفہ دینے کے لئے ایک خصوصی تقریب "تفویض کتب برائے مدینتہ الحکمت" ہوئی' اس موقع پر صدر ادارہ صاحبزادہ وجاہت رسول قادری نے محترم حکیم محمد سعید صاحب کو یہ کتب اور مخطوطات پیش کئے۔

اس موقع پر جامعہ کراچی سے ایم۔اے (فائنل) کے امتحان میں امام احمد رضا کے حوالے سے مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کرنے والے دو اسکالرز محمد عاصم سعید خان اور آنسہ تہمینہ ایوب کو ادارہ کی جانب سے "وثیقہ اعتراف" پیش کیا گیا۔

مدینتہ الحکمت یونیورسٹی کے سید خضر نوشاہی نے امام احمد رضا کی تاریخ گوئی کے حوالے سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا آسمان علم و فن کے نیر تاباں ہیں' فاضل بریلوی کی فن تاریخ گوئی میں مہارت کی مثال نہیں ملتی۔

ادارہ کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے ادارہ کے زیر اہتمام ہونے والے بین الاقوامی ریسرچ ورک پر روشنی ڈالی' انہوں نے اعلان کیا کہ عنقریب شکاگو اور امریکہ میں امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوگی۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ بھی کیا کہ امام احمد رضا کی "فتاویٰ رضویہ" اور دیگر کتب کو ملک کی تمام جامعات اور عدالت ہائے عالیہ کی لائبریریوں میں رکھوانے کا بندوبست کیا جائے۔

تقریب کے مہمان خصوصی حکیم محمد سعید نے کہا کہ مدینتہ الحکمت لائبریری کو امام احمد رضا کی کتب کا تحفہ عطا کرنے پر میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا ممنون ہوں فاضل بریلوی کی کتب کا ایک علیحدہ شعبہ "گوشہ اعلیٰ حضرت" قائم کریں گے' انہوں نے مزید کہا کہ فاضل بریلوی نے علم و فن کے تمام میدان سر کئے تھے' ان جیسی شخصیت تاریخ میں نادر الوجود ہے۔ مہمان خصوصی کے بعد صدر محفل شیخ الحدیث علامہ نصراللہ خاں افغانی نے امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کیا نیز ادارہ کی کارکردگی کو سراہا۔

تحریک پاکستان پر امام احمد رضا کے اثرات نمایاں ہیں' چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل

حصول امن و سکون کے لئے فاضل بریلوی کی تعلیمات کو عام کیا جائے' اقبال احمد خان

اعلیٰ حضرت نے اتحاد بین المسلمین کو فروغ دیا' ڈاکٹر ایس ایم زمان

اسلام آباد .... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے امت مسلمہ کی فکری اور نظری رہنمائی کی۔ تحریک پاکستان پر فاضل بریلوی کی تعلیمات کے اثرات نمایاں ہیں' آج کے دگر گوں حالات میں حصول امن و سکون کے لئے فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے' ان خیالات کا اظہار چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل' جناب اقبال احمد خان نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والی سالانہ "امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۵ء" میں کیا جو اسلام آباد کے فائیو اسٹار ہوٹل میں حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کے یوم وصال پر منعقد ہوئی۔

کانفرنس کا آغاز قاری بزرگ شاہ الازہری کی آواز میں تلاوت اور ڈاکٹر قاری محمد یونس کی نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ نظامت کے فرائض ادارہ کے مرکزی جنرل سیکریٹری ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے انجام دیئے' ادارہ کی اسلام آباد شاخ کے ناظم محمد افسر خان القادری نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ادارہ کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج حضرت امام احمد رضا علمی و تحقیقی دنیا کا موضوع ہیں اور ادارہ ھذا بین الاقوامی سطح پر ریسرچ اسکالرز کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

اس موقع پر ڈاکٹر سفیر اختر (استاد انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد)' ڈاکٹر مشیر محمد زمان (سابق وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی)' ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج فیصل آباد) اور پروفیسر سید عبدالرحمٰن بخاری (سینئر ریسرچ آفیسر قائد اعظم لائبریری لاہور) نے حضرت امام احمد رضا کی علمی' دینی' ملی اور سیاسی خدمات کے حوالے سے تحقیقی مقالات پیش کئے۔

ڈاکٹر سفیر اختر نے اپنے مقالے میں کہا کہ اعلیٰ حضرت کا علمی فیضان جس طرح چار دانگ عالم میں پھیلا اسی طرح صوبہ پنجاب بھی فیضان رضا سے خوب فیض یاب ہوا' یہاں کے علماء و مشائخ اور عوام کے علاوہ فاضل جج اور وکلاء نے بھی اپنے زمانے میں امام احمد رضا سے رجوع کرکے استفادہ کیا جس پر ہائی کورٹ بہاولپور کی فائلیں آج بھی شاہد ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے امام احمد رضا کے عربی کلام کے حوالے سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یوں تو فاضل بریلوی کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک ان کی ہر تحریر میں ہے مگر ان کے عربی کلام میں اس کی مہک انتہائی درجہ زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف اشعار ہی نہیں دو جذبوں کی اکائیاں ہیں۔ امام احمد رضا کی عربی شاعری برصغیر کے عربی شعراء میں نمایاں ہے ان کی شاعری میں قدیم عربی کی فصاحت اور بلاغت موجود ہے'

امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن اور فتاویٰ رضویہ کو تمام کورٹس

اور جامعات کی لائبریری میں رکھا جائے' وجاہت رسول قادری

اعلیٰ حضرت کی تمام تر شاعری کا محور و مرکز جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ڈاکٹر شیر محمد زمان نے اپنے مقالہ میں امام احمد رضا کی اتحاد بین المسلمین کے حوالے سے خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا سے عقیدت و محبت کا تقاضا ہے کہ ہم گروہی تعصبات اور لسانی قیودات کو ترک کرکے اتحاد بین المسلمین اور وحدت ملی کو فروغ دیں کہ امام احمد رضا نے ساری زندگی عشق رسول کے حوالے سے اتحاد بین المسلمین کی کوششوں میں گزاری' انہوں نے کہا کہ یہ سراسر غلط و بے بنیاد ہے کہ فاضل بریلوی نہایت متشدد تھے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شان رسالت میں وہ ذرہ بھر بھی گستاخی برداشت نہ کرتے تھے اور یہی ایک مومن کی شان ہے جسے لوگوں نے تشدد سے تعبیر کیا' امام احمد رضا نے رد بدعات کے حوالے سے گراں قدر خدمات انجام دیں وہ مزارات پر عورتوں کی حاضری' طواف قبور' سجدہ تعظیمی اور سماع میں آلات موسیقی کے استعمال کے سخت خلاف تھے۔

ادارہ کے مرکزی صدر نشین صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا ادارہ کے زیر اہتمام امام احمد رضا کے حوالے سے ہونے والے بین الاقوامی تحقیقی کاموں کی تفصیلات بیان کیں' انہوں نے کہا کہ آج ہماری کوششوں سے جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن میڈیلا نے امام احمد رضا کے "فتاویٰ رضویہ" کو مسلم لاء کے معاملات میں بنیادی ماخذ کے طور پر منظور کرلیا ہے۔ ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک کی تمام عدالت ہائے عالیہ میں فتاویٰ رضویہ کو بنیادی ماخذ کے طور پر منظور کیا جائے انہوں نے اعلان کیا عنقریب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان امریکہ اور افریقہ میں "انٹرنیشنل کانفرنس" کا انعقاد کرے گا۔

کانفرنس سے ایک اسکول کے ہونہار طالب علم عبدالواسع نے بھی خطاب کرکے امام احمد رضا سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔

صدر محفل جناب اقبال احمد خان (چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان) نے اپنے صدارتی خطاب میں امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دگر گوں حالات میں فکر امام احمد رضا روشنی کا مینارہ ہے جو وحدت ملی کا درس دیتی ہے' بلاشبہ فاضل بریلوی امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم مصلح و مجدد تھے' انہوں نے تحریک احیاء و دین اور فروغ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زبردست خدمات انجام دیں۔ آج حصول امن و سکون کے لئے فاضل کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے اور اس ضمن میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا بین الاقوامی سطح پر جو خدمات انجام دے رہا ہے وہ قابل تحسین اور لائق تقلید ہیں' انہوں نے کہا کہ ادارہ کے علمی و تحقیقی کاموں میں معاونت کے لئے میں اور اسلامی نظریاتی کونسل ہروقت تیار ہیں۔

کانفرنس میں معروف شاعر جناب طارق سلطان پوری (حسن ابدال) نے کانفرنس کے حوالے سے تاریخی مادے اور امام احمد رضا کی شان میں منقبت بھی پیش کی۔ شرکاء میں "مجلہ امام احمد رضا کانفرنس" اور دیگر کتب امام احمد رضا تقسیم کی گئیں اور یوں صلوٰۃ و سلام اور دعا خیر پر اس عظیم محفل علم و دین کا اختتام ہوا۔

مرتبہ : اقبال احمد اختر القادری